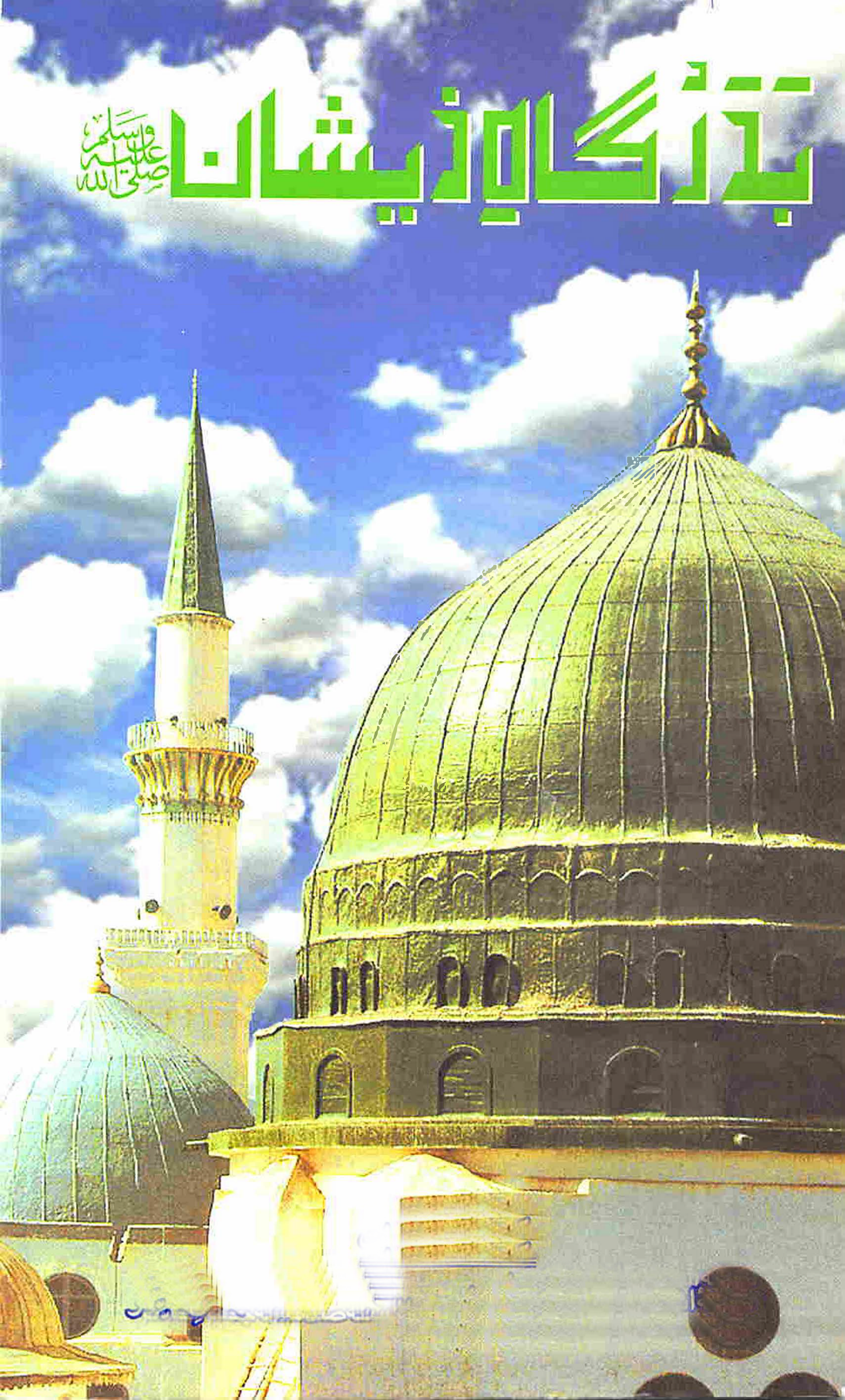
بدرگاہِ ذیشان
صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دُعائیں کرتے رہا کرو اور اُن کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے میرے خُدا تو اپنا خاص فضل نازل فرما مُحمدؐ اور آلِ مُحمدؐ پر اور آپ سے قریبی تعلق رکھنے والوں پر جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر خاص فضل نازل کیا یقیناً تو بے انتہا خوبیوں والا بڑی شان والا ہے۔

اے میرے خُدا تو برکت نازل کر مُحمدؐ اور آلِ مُحمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر یقیناً تو بے انتہاء خوبیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔

بدرگاہِ ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم

منتخب نعتوں کا مجموعہ

نام کتاب .... بدرگاہِ ذیشان ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

کے شعبۂ اشاعت نے جماعت کے تربیتی لٹریچر میں جو اضافہ کیا ہے اُس کے دو شاندار نتائج دیکھنے میں آئے ہیں۔ اوّل یہ کہ نہ صرف خواتین بلکہ ساری جماعت کیا مرد، کیا عورتیں، کیا بچے، کیا بڑے سب مستفید ہو رہے ہیں۔ دوم یہ کہ سلطان القلم کی جماعت کی مستورات کی قلمی صلاحیتیں اُجاگر ہوئیں۔ تصنیف و تالیف میں حصہ لینے والی خواتین کے مطالعہ اور ذوقِ تحقیق میں نمایاں ترقی ہوئی اور اِن کی مخفی صلاحیتوں کو دِل خوش کن جِلا ملی ہے۔ گلدستۂ عقیدت کا یہ حسین مجموعہ ان اشاعتوں میں ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عاشقانِ محمد ﷺ اس کے مطالعہ سے اپنی محبت کے جذبات کی تسکین پائیں گے۔

تعارف

نے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع

پر سلسلۂ احمدیہ کے تربیتی اور تعلیمی لٹریچر میں شاندار اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کام کا بہترین اجر دے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ایک نہایت پیاری تالیف ہمارے مقدس ومطہر و محبوب آقا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبی ہوئی نعتوں کا ایک گلدستۂ عقیدت "بدرگاہِ ذیشانؐ" ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ نے اردو کے علاوہ فارسی اور عربی میں بے مثال نعتیہ کلام تحریر فرمایا ہے۔

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جان کو مدام
دِل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

فارسی زبان میں اپنے محبوب کی شان میں گویا ہوئے۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور عربی میں بے مثال قصیدہ رقم فرمایا۔

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَ الْعِرْفَانِ

يَسْعىٰ اِلَيْکَ الْخَلْقُ کَالظمانِ

یعنی اے اللہ کے فیض و عرفان کے چشمے خلقت تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کا محمد مصطفیٰ ﷺ سے جو عشق اور فدائیت کا جذبہ تھا جماعت کے افراد کو اس محبت سے ہمیشہ کے لئے سیراب کر گیا۔

جماعت کے شعراء کے کلام میں جا بجا اس محبت کے آثار نمایاں ہیں۔ اس محبت کے پھولوں کی خوشبو کو لجنہ اماء اللہ کے شعبہ اشاعت نے نہایت احتیاط سے ایک دلفریب مجموعے میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس عشق محمدی کو ہمارے تزکیہ کا ذریعہ بنائے اور محمدی رنگ ہمارے فکر، ہمارے جذبہ اور ہمارے عمل کو رنگین بنا دے۔ آمین

محبت سے گھائل کیا آپؐ نے　　دلائل سے قائل کیا آپؐ نے

جہالت کو زائل کیا آپؐ نے　　شریعت کو کامل کیا آپؐ نے

بیاں کر دیئے سب حلال و حرام

علیک الصلوٰۃ و علیک السلام

نمبر شمار | ترتیب | صفحہ نمبر

تبرکات

نمبر شمار	ترتیب	صفحہ نمبر
۱	۱۔ کلام الامام حضرت سیّدنا مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو)	
	☆ ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے	۱۷
	☆ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا	۱۸
	☆ عجب نوریست در جان محمدؐ (فارسی)	۱۹
	☆ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَ الْعِرْفَانِ (عربی)	۲۰
۲	۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خدا آپ سے ہمیشہ راضی رہے)	
	☆ محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ہے	۲۳
	☆ اے محمدؐ اے حبیب کردگار	۲۴
۳	۳۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیّہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
	☆ اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی	۲۵
	☆ اے شاہ مکی و مدنی سیّد الورٰی	۲۷
	☆ حضرت سیّد ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم	۳۰
	☆ گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لئے	۳۳
۴	۴۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (خدا آپ سے ہمیشہ راضی رہے)	
	☆ رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی	۳۴
	☆ السلام اے ہادیٔ راہِ ہُدیٰ جانِ جہاں	۳۵
	☆ میرے آقا مرے نبیٔ کریمؐ	۳۶

دورِ اوّل

۵ ۱۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اِسمٰعیل دہلوی

☆ بدرگاہ ذی شان خیر الانامؐ ۳۹

☆ محمدؐ مصطفیٰ ہے مجتبیٰؐ ہے ۴۰

۶ ۲۔ حضرت میر حامد شاہ

☆ جلوۂ حق دِکھا دیا تو نے ۴۲

۷ ۳۔ آسانؔ حضرت ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی

☆ حمد سے کم نہیں ہے رتبۂ نعت ۴۳

۸ ۴۔ اکملؔ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل

☆ وِرد مِرا ہے رات دِن صلِ علیٰ محمدؐ ۴۴

☆ تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے ۴۴

۹ ۵۔ حافظؔ جناب حافظ محمد سلیم صاحب اٹاوی

☆ فیض جاری ہے ترا عام رسولِ عربیؐ ۴۵

۱۰ ۶۔ حسنؔ جناب حسن رہتاسی صاحب

☆ پس از حمد خدا نعت جناب مصطفیٰؐ کہیئے ۴۶

۱۱ ۷۔ خلیلؔ حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری

☆ ہوئے ہیں گو ہزاروں انبیائے صادقیں پیدا ۴۷

۱۲ ۸۔ ذوقیؔ حضرت سیّد حسن ذوقی حیدر آبادی

☆ الصلوٰۃ الصلوٰۃ خیر الانامؐ ۴۹

☆ جوش پہ آئی رحمتِ باری ۵۰

۱۳ ۹۔ قیسؔ جناب قیس مینائی نجیب آبادی

☆ حضرت اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲

☆ محمد عربیؐ پر ہزار بار درود ۵۴

☆ محمدؐ کا مقام اللہ اکبر ۵۵

۱۴ ۱۰۔ گوہرؔ حضرت مولانا ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر

☆ تیرے دیدار کی جس دل میں اے احمدؐ تمنا ہے ۵۶

۱۵ ۱۱۔ مختارؔ حضرت حافظ سیّد مختار احمد شاہجہانپوری

☆ اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۵۸

۱۶ ۱۲۔ مضطرؔ جناب پروفیسر محمد علی مضطر صاحب

☆ زندانِ ہجر میں کوئی روزن نہ باب تھا ۶۴

۱۷ ۱۳۔ ہادیؔ حضرت سیّد عبدالہادی بھاگلپوری

☆ روئے زمیں پہ دین کے سلطاں تمہی تو ہو ۶۶

دورِ دوم

۱۸ ۱۔ جناب پیر معین الدین صاحب

☆ ہے دل میں جوش نعت شہِ انبیاء لکھوں ۶۷

۱۹ ۲۔ جناب مولانا دوست محمد شاہدؔ صاحب

☆ تیرے احسانوں کا ہو شکر بھلا کیسے ادا ۶۹

۲۰ ۳۔ ابدؔ جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب ابدؔ

☆ دِل میں حبیبِ پاک کی الفت لئے ہوئے ۷۰

۲۱ ۴۔ اخترؔ جناب عبدالسلام اخترؔ صاحب

☆ ہے کتنا دلنشیں اُس رحمتِ انوار کا سایہ ۷۰

۲۲ ۵۔ ادیبؔ جناب حنیف ادیب صاحب

☆ والئ کون و مکاں عالی صفات ۷۱

۲۳ ۶۔ اصغرؔ جناب اکبر خان اصغر صاحب

☆ محمد کا ہی نور نورِ ازل ہے ۷۲

۲۴ ۷۔ اعجازؔ جناب سعید احمد اعجاز صاحب

☆ مبارک اُس بندۂ خدا کا وجود اُس پر ہزار رحمت ۷۳

۲۵ ۸۔ اکرمؔ جناب اکرم سرحدی صاحب

☆ دِل تجھ پہ فِدا ہو تو ہو شیدائے نبیؐ بھی ۷۴

۲۶ ۹۔ ایازؔ جناب ڈاکٹر مرزا محمد یوسف ایاز صاحب

☆ ذاتِ محمدؐ نورِ مجسّم ۷۵

۲۷ ۱۰۔ بسملؔ جناب آفتاب احمد بسملؔ صاحب

☆ محمدؐ کی توصیف کیسے بیاں ہو کہ جس کی ثنا خود خدا کر رہا ہے ۷۶

☆ شاہِ جہان و فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۷۷

۲۸ ۱۱۔ پرویزؔ جناب ناصر احمد پرویز پروازی صاحب

☆ زباں پہ جب بھی محمدؐ کا نام آئے گا ۷۸

۲۹ ۱۲۔ ثاقبؔ جناب ثاقب زیروی صاحب

☆ سلام ان پر درود اُن پر زباں پہ آیا ہے نام جن کا ۷۸

☆ ہے نامِ نامی تمہارا لب پر درود تم پر سلام تم پر ۷۹

۳۰ ۱۳۔ خادمؔ جناب عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی

☆ تمنا ہے دیکھوں جمالِ محمدؐ ۸۰

۳۱ ۱۴۔ خالدؔ جناب خالد ہدایت بھٹی صاحب

☆ امام از کیا خیر البشر محبوب یزدانی ۸۱

۳۲ ۱۵۔ ریاضؔ جناب ملک نذیر احمد ریاض صاحب

☆ اے کعبۂ مہر و وفا ۸۲

۳۳ ۱۶۔ سلیمؔ جناب محمد سلیم شاہجہانپوری صاحب

☆ میرا رسولؐ ارفع و اعلیٰ دکھائی دے ۸۴

☆ اللہ رے فیض ساقی کوثر سرشت کا ۸۵

۳۴ ۱۷۔ سمیعؔ جناب سمیع اللہ صاحب بھاگلپوری

☆ مظہر عشق ہے آئینۂ ادراک میرا ۸۶

۳۵ ۱۸۔ شاہدؔ جناب مرزا محمد افضل شاہد صاحب

☆ وہ دل جو محمدؐ کا طلب گار نہیں ہے ۸۷

۳۶ ۱۹۔ شاہدؔ جناب منصور احمد شاہد اناوی لکھنوی

☆ جو کرن شمع مدینہ سے اِدھر آئی ہے ۸۸

۳۷ ۲۰۔ شبیرؔ جناب شبیر احمد صاحب شبیر

☆ عالمِ بحر و بَر میں تصادم انساں تھا لاچار ۸۸

۳۸ ۲۱۔ شرقؔ جناب غلام قادر صاحب شرق بنگلوری

☆ صدائے قلقلِ مینا میں کیا تاثیر ہے خُم کی ۹۰

۳۹ ۲۲۔ شکیبؔ جناب ارشاد احمد شکیب صاحب

☆ تو نورِ مجسم ہے دو عالم سے حسیں ہے ۹۱

۴۰ ۲۳۔ شمسؔ جناب حکیم محمد صدیق شمس صاحب

☆ کروں کیا مدحت شانِ محمدؐ ۹۲

۴۱ ۲۴۔ شوقؔ جناب عبدالحمید خان صاحب شوق

☆ لازم ہے احترام رسولِ کریمؐ کا ۹۳

۴۲ ۲۵۔ صادقؔ جناب غلام محی الدین صادق صاحب

☆ اِک ہادیؑ اکبر کا نعرہ جب گونج اٹھا کوہساروں میں ۹۳

۴۳ ۲۶۔ صدیقؔ جناب محمد صدیق صاحب امرتسری

☆ نورِ حق ہے نورِ تابانِ محمد مصطفیٰؐ ۹۴

☆ دو جہاں آپؐ سے رخشاں ہیں رسولِ عربیؐ ۹۵

۴۴ ۲۷۔ صوفیؔ جناب صوفی محمد اسحاق صاحب

☆ وہ مہر منور وہ دلبر ہمارا ۹۷

☆ محمدؐ رحمت للعالمین ہیں ۹۹

۴۵ ۲۸۔ طاہرؔ جناب مبشر احمد صاحب طاہر

☆ آپؐ محبوبِ حق ہیں حبیبِ خدا ۱۰۰

۴۶ ۲۹۔ ظفرؔ جناب ظفر احمد ظفر صاحب

☆ آؤ درود پڑھ کر کریں اس نبیؐ کی بات ۱۰۰

۴۷ ۳۰۔ ظفرؔ جناب مولانا ظفر محمد ظفر صاحب

☆ تجھ پہ قربان میری جان رسولِ عربیؐ ۱۰۱

۴۸ ۳۱۔ ظفرؔ جناب راجہ نذیر احمد صاحب ظفرؔ

☆ گلدستۂ صفات ہے سیرت رسولؐ کی ۱۰۲

۴۹ ۳۲۔ عارفؔ جناب عبدالحیٔ صاحب عارفؔ بھاگلپوری

☆ محمد مصطفیٰؐ سردارِ عالم مظہرِ خالق ۱۰۳

۵۰ ۳۳۔ جناب عبدالرحیم صاحب راٹھور کاشمیری

☆ یہی آرزو ہے مری رب باری ۱۰۴

۵۱ ۳۴۔ علیمؔ جناب عبیداللہ علیم صاحب

☆ ایسی تیز ہوا اور ایسی رات نہیں دیکھی ۱۰۵

☆ کمالِ آدمی کی انتہا ہے ۱۰۶

۵۲ ۳۵۔ فیضؔ جناب فیض چنگوی صاحب

☆ وہ نورِ اوّلیں آیا وہ نورِ آخریں آیا ۱۰۸

۵۳ ۳۶۔ قدسیؔ جناب عبدالکریم صاحب قدسیؔ

☆ تابش عشق محمدؐ ملی جب سے مجھ کو ۱۱۰

۵۴ ۳۷۔ مبشرؔ جناب مبشر احمد صاحب راجیکی

☆ وہ آفتاب ہدایت وہ رہبر کامل ۱۱۱

۵۵ ۳۸۔ محمودؔ جناب محمود احمد مرزا صاحب

☆ کتنا پیارا ہے ترا نام رسولِ عربیؐ ۱۱۱

۵۶ ۳۹۔ محمودؔ جناب محمود الحسن صاحب ایمن آبادی

☆ شمعِ ہدیٰ ہے نور کا پیکر مرا رسولؐ ۱۱۲

۵۷ ۴۰۔ محشرؔ جناب سیٹھ معین الدین صاحب محشر حیدر آبادی
☆ فکر و نظر سے ہے بلند تیرے وجود کا مقام ۱۱۳
۵۸ ۴۱۔ مختارؔ جناب چوہدری احمد مختار صاحب
☆ دل نے جب صلِ علیٰ کا وِرد اونچا کر دیا ۱۱۴
۵۹ ۴۲۔ منظورؔ جناب میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ساہیوال
☆ جرم و عصیاں کے جہاں منظر کھلے ۱۱۶
۶۰ ۴۳۔ نادرؔ جناب نادر قریشی صاحب
☆ نوشہِ دنیا و دیں ہے تو دلوں پہ حکمراں ۱۱۷
۶۱ ۴۴۔ ناظرؔ جناب غلام نبی ٹاک کاشمیری صاحب
☆ سرور کون و مکاں رحمۃ للعالمینؐ ۱۱۸
۶۲ ۴۵۔ ناہیدؔ جناب عبدالمنان ناہید صاحب
☆ تجھ کو ازل سے ہے ملی دونوں جہاں میں برتری ۱۱۹
۶۳ ۴۶۔ نسیمؔ جناب نسیم سیفی صاحب
☆ حسینوں کے حسین آئے کریموں کے کریم آئے ۱۲۰
۶۴ ۴۷۔ نصرتؔ جناب ڈاکٹر سیّد حمید اللہ نصرت پاشا صاحب
☆ جن کو ہوا عرفان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم ۱۲۱
۶۵ ۴۸۔ نصیرؔ جناب پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب نصیرؔ
☆ جس بزم میں ذکر شہِ ابرار نہیں ہے ۱۲۲

شاعرات

٦٦ ۱۔ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ
☆ وہ جو احمدؐ بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے ۱۲۴

٦٧ ۲۔ محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ
☆ "تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ" ۱۲۷

٦٨ ۳۔ محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ
☆ محمدؐ پہ آلِ محمدؐ پہ برسے سدا میرے مولا کی رحمت کی بارش ۱۲۸
☆ دستگیری کے لئے ترساں ہے اُمّت آج بھی ۱۲۹

٦٩ ۴۔ محترمہ امتہ القدیر ارشاد صاحبہ
☆ اے دِل و جاں کے تاجدار سلام ۱۳۰

٧٠ ۵۔ محترمہ اصغری نور الحق صاحبہ
☆ آؤ مِل کر آج کریں کچھ ذکر محمدؐ پیارے کا ۱۳۱
☆ محمد مصطفیٰؐ کے نام پر جاں بھی فدا کروں ۱۳۲

٧١ ۶۔ محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ
☆ احمدؐ پاک مجتبیٰ شمعِ ہُدیٰ تمہیں تو ہو ۱۳۳
☆ کہا اس نے جو ہے خبیراً بصیراً ۱۳۵

٧٢ ۷۔ محترمہ سیّدہ طیبہ سروش صاحبہ
☆ سجائی تو نے اخوت سے بزمِ امکانات ۱۳٦

٧٣ ۸۔ محترمہ عابدہ مبارک صاحبہ
☆ قبول ہونے لگیں دُعائیں ۱۳٧

۷۴ ۹۔ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

☆ کہیں ریگ صحرا کہیں قافلے کہیں قربتیں اور کہیں فاصلے ۱۳۷

☆ سجدہ گاہوں کی خیر ہو یارب اور جبینوں کی لاج رہ جائے ۱۳۹

۷۵ ۱۰۔ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ

☆ السلام اے پادشاہِ دوجہاں ۱۴۰

۷۶ ۱۱۔ محترمہ سیّدہ منیرہ ظہور صاحبہ

☆ جہاں کے سارے ناموں سے بڑا نام محمدؐ ہے ۱۴۱

۷۷ ۱۲۔ محترمہ وسیمہ قدسیّہ صاحبہ

☆ میرے آقا محمدؐ رسولِ خدا شاہِ کون ومکاں سیدُ الاصفیاء ۱۴۲

حضرت سیّدنا مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور۔ اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے میری جاں کو مُدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسُلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

۲

وہ پیشواؐ ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے
اس پر ہر اِک نظر ہے بدرُالدّجیٰ یہی ہے

وہ یار لامکانی وہ دلبرِ نہانی !!
دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِؐ دیں ہے وہ تاجِؐ مرسلیں ہے
وہ طیّبؐ و امیںؐ ہے اُس کی ثنا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے، میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

۳

عجب نوریست دَرجانِ محمدؐ عجب لعلے است دَرکانِ محمدؐ
زِظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف کہ گر دَو از محبانِ محمدؐ
عجب دارَم دلِ آں ناکساں را کہ رُو تابَند ازخوانِ محمدؐ
اگرخواہی دلیلے عاشقش باش محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
سرِ ے دارم فدائے خاکِ احمدؐ دِلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم نثارِ رُوئے تابانِ محمدؐ
فدا شُددَر رہش ہر ذرۂ مَن کہ دیدم حُسنِ پنہانِ محمدؐ
توجانِ ما منورکردی ازعشق فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
اَ لاا اے دشمنِ نادان و بے راہ بتَرس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
رہِ مَولٰی کہ گُم کردندمردم بجو در آل و اَعوانِ محمدؐ
اَ لا اے منکر ازشانِ محمدؐ ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

کرامت گرچہ بےنام ونشاں است
بیا بنگر زِغلمانِ محمدؐ

(طویل نظم سے چنداشعار ۔ آئینہ کمالاتِ اسلام مطبوعہ۱۸۹۳ء)

۴

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَ الْعِرْفَانِ

اے اللہ تعالیٰ کے فیض اور عرفان کے چشمہ (رواں)!

يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْاٰنِ

آپؐ کی طرف لوگ پیاسوں کی طرح دوڑے (چلے) آتے ہیں

يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ

اے انعام و احسان کرنے والے خدا تعالیٰ کے فضل کے سمندر

تَهْوِیْ اِلَيْكَ الزُّمَرُ بِالْكِيْزَانِ

آپؐ کی طرف لوگ کوزے لیے گروہ در گروہ بھاگے آتے ہیں!

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ

اے ملکِ حُسن و احسان کے آفتاب

نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَ الْعُمْرَانِ

آپ نے خشکی اور آبادی کا منہ روشن کر دیا یعنی آپ نے نورِ ہدایت جنگلوں اور آبادیوں میں بسنے والے گمراہوں کو ہدایت دی

يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ الرَّحْمٰنِ

اے ہمارے چاند! اے خدائے رحمٰن کے نشان!

أَهْدَى الْهُدَاةِ وَ أَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

سب ہادیوں کے ہادی اور سب بہادروں سے بڑے بہادر!

إِنِّىْ أَرٰى فِىْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ

بے شک میں آپ کے چمک دار چہرہ میں ایسی شان دیکھتا ہوں

شَأْنًا يَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

جو تمام انسانی شمائل (وخصائل) پر فوقیت رکھتی ہے

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ

اے آفتابِ ہدایت (آپ نے ایسی تاریکی اور ظلمت کی گھاٹیں) انکی خیر خواہی کیلئے ان پر طلوع فرمایا

لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَّجْهِكَ النُّوْرَانِىْ

تا اپنے نورانی چہرہ سے انھیں منور و روشن کریں

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ

اے وہ (خوبصورت) نوجوان! آپ کے حسن و جمال (کی خوبیاں) کیسے بیان ہوں

رَيَّاهُ يُصْبِى الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

جن کی خوشبو ریحان کی طرح دل کو فریفتہ کر لیتی ہے۔

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِىْ وَجْهِهٖ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے خدائے مہیمن کا چہرہ نظر آتا ہے

وَشُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

اور آپ کے تمام احوال (اور اخلاق اسی) شان (و شوکت) کے ساتھ چمکتے ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خدا آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے　　کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دِل اُس نے روشن کر دیا ہے　　اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
خبر لے اے مسیحا دردِ دِل کی　　ترے بیمار کا دَم گھٹ رہا ہے
کسی کو بھی نہیں مذہب کی پروا　　ہر اِک دُنیا کا ہی شیدا ہوا ہے
بھنور میں پھنس رہی ہے کشتیِ دیں　　تلاطم بحرِ ہستی میں بپا ہے
مرا ہر ذرّہ ہو قربانِ احمدؐ　　مرے دِل کا یہی اِک مدعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں　　کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے　　محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
ہو اُس کے نام پر قربان سب کچھ　　کہ وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ہے
خدا کو اُس سے مل کر ہم نے پایا　　وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

(کلام محمود)

۲

اے محمدؐ ! اے حبیبِ کردگار
میں ترا عاشق، ترا دلدادہ ہوں
گو ہیں قالب دو مگر ہے جان ایک
کیوں نہ ہو ایسا کہ خادم زادہ ہوں
اے میرے پیارے سہارا دو مجھے!
بیکس و بے بس ہوں خاک افتادہ ہوں
جنتِ فردوس سے آیا ہوں میں
تشنہ لب آئیں کہ جام بادہ ہوں
میری اُلفت بڑھ کے ہر اُلفت سے ہے
تیری رہ میں مرنے پر آمادہ ہوں

(کلامِ محمود)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ

اِک رات مفاسِد کی وہ تیرہ و تار آئی جو نور کی ہر مَشعل ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی ، گمراہی پہ گمراہی اِبلیس نے کی اپنے لشکر کی صَف آرائی
طُوفانِ مَفاسِد میں غرق ہوگئے بَحر و بَر ایرانی و فارانی ۔ رُومی و بُخارائی
بَن بیٹھے خدا بندے ۔ دیکھا نہ مُقام اُس کا
طاغوت کے چیلوں نے ہتھیا لیا نام اُس کا
تب عرشِ معلّٰی سے اِک نور کا تخت اُترا اِک فوج فرشتوں کی ہمراہ سوار آئی
اِک ساعتِ نورانی خورشید سے روشن تر پہلو میں لئے جَلوے بے حدّ و شمار آئی
کافور ہُوا باطِل، سب ظُلم ہوئے زائل اُس شمس نے دکھلائی جب شانِ خود آرائی
اِبلیس ہوا غارت، چوپٹ ہوا راج اُس کا
توحید کی یورِش نے دَر چھوڑا، نہ بام اُس کا
وہ پاک محمدؐ ہے ہم سب کا حبیب آقا انوارِ رِسالت ہیں جس کی چمن آرائی
محبوبی و رعنائی کرتی ہیں طواف اُس کا قدموں پہ نِثار اُس کے جمشیدی و دارائی
نبیوں نے سجائی تھی جو بزمِ مَہ و انجم وَاللہ اُسی کی تھی سب انجمن آرائی
دن رات دُرود اُس پر ہر اَدنیٰ غُلام اس کا
پڑھتا ہے بَصَد مِنّت جپتے ہوئے نام اُس کا
آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دُعا پہنچی ہم دَر کے فقیروں کے بھی بَخت سنوار آئی
ظاہر ہُوا وہ جلوہ جب اُس سے نِگہ پلٹی خود حُسنِ نظر اپنا سو چند نِکھار آئی

اے چشمِ خزاں دیدہ کُھل کُھل کہ سماں بدلا اے فطرتِ خوابیدہ اُٹھ اُٹھ کہ بہار آئی

نبیوں کا امام آیا، اللہ اِمام اُس کا
سب تختوں سے اونچا ہے تخت عالی مُقام اُس کا

اللہ کے آئینہ خانے سے شریعت کی نِکلی وہ دُلہن، کرکے جو سولہ سنگار آئی
اُترا وہ خدا کوہِ فارانِ محمدؐ پر موسیٰ کو نہ تھی جس کے دیدار کی یارائی
سب یادوں میں بہتر ہے وہ یاد۔ کہ کچھ لمحے جو اُس کے تصوّر کے قدموں میں گُزار آئی

وہ ماہِ تمام اُس کا مہدی تھا غُلام اُس کا
روتے ہُوئے کرتا تھا وہ ذِکر مُدام اُس کا

مرزائے غُلام احمد۔ تھی جو بھی مَتاعِ جاں کر بیٹھا نِثار اُس پر۔ ہو بیٹھا تمام اُس کا
دِل اُس کی محبت میں ہر لحظہ تھا رام اِس کا اِخلاص میں کامِل تھا وہ عاشقِ تام اُس کا
اِس دور کا یہ ساقی۔ گھر سے تو نہ کُچھ لایا مَے خانہ اُسی کا تھا۔ مَے اُس کی تھی جام اُس کا

سازِندہ تھا یہ، اِسکے۔ سب ساجھی تھے مِیت اُسکے
دُھن اِسکی تھی گیت اُسکے۔ لب اِسکے پیام اُس کا

اِک میں بھی تو ہوں یاربّ۔ صیدِ تہِ دام اُسکا دِل گاتا ہے گُن اُسکے۔ لب جپتے ہیں نام اُسکا
آنکھوں کو بھی دِکھلا دے۔ آنا لبِ بام اُس کا کانوں میں بھی رَس گھولے۔ ہر گام۔ خِرام اُسکا
خیرات ہو مجھ کو بھی۔ اِک جَلوۂ عام اُس کا پھر یُوں ہو کہ ہو دِل پر۔ اِلہام کلام اُس کا

اُس بام سے نور اُترے نغمات میں ڈھل ڈھل کر
نغموں سے اُٹھے خوشبو۔ ہو جائے سُرُود عَنبر

۲

اَے شاہِ مکّی و مدنی سیّدالوریٰ

بزبان حضرت اقدس

اس کی شانِ نزول یہ ہے کہ رؤیا میں ایک شخص کو دیکھا کہ انتہائی درد میں ڈوبی ہوئی لَے کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کی ایک نعت اس انداز سے پڑھ رہا ہے گویا آنحضور ﷺ سامنے ہوں اور حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کی طرف سے آپؑ کے حضور حالِ دل پیش کیا جارہا ہو۔ آپ کا وہ کلام تو اٹھنے پر لفظاً لفظاً میرے ذہن میں نہیں تھا مگر اس کے ٹیپ کا مصرع

ع اے میرے والے مصطفیٰ

خوب ذہن پر نقش ہو گیا کیونکہ وہ اسے بار بار ایک خاص کیفیت میں ڈوب کر دہراتا تھا۔

پس اسی روز گویا حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کی نمائندگی میں اس اثر کو اپنے لفظوں میں ڈھالنے کی کوشش کی جو اس نعت کو سنتے ہوئے دِل پر نقش ہو گیا۔ اگر چہ معیّن الفاظ کی صورت میں نہیں ڈھلا اور کوشش یہی تھی کہ حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کی نعتوں میں سے ہی کچھ مضمون اخذ کر کے پیش کیا جائے اور جہاں ممکن ہو آپ ہی کے اشعار زینت کے طور پر جڑ دیئے جائیں۔

اَے شاہِ مکّی و مَدنی سیّدُ الوریٰ — تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلامِ دَر ہوں ترا ہی اسیرِ عشق — تُو میرا بھی حبیب ہے، محبوبِ کبریاؐ
تیرے جلَو میں ہی مرا اٹھتا ہے ہر قدم — چلتا ہوں خاکِ پا کو تِری چُومتا ہوا
تُو میرے دِل کا نور ہے اَے جانِ آرزو — روشن تجھی سے آنکھ ہے اے نیّرِ ہُدیٰ

ہیں جان و جسم، سو تری گلیوں پہ ہیں نثار
اولاد ہے، سو وہ ترے قدموں پہ ہے فِدا

تُو وہ کہ میرے دِل سے جگر تک اُتر گیا
مَیں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترے سِوا

اے میرے والے مصطفیٰؐ اے سیّدُ الوَرىٰؐ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جُدا جُدا

رَبِّ جلیل کی ترا دِل جلوہ گاہ ہے
سینہ ترا جمالِ الٰہی کا مستقر

قِبلہ بھی تُو ہے قِبلہ نُما بھی ترا وُجُود
شانِ خدا ہے تیری اداؤں میں جلوہ گر

نور و بَشَر کا فرق مٹاتی ہے تیری ذات
"بعد از خدا بزرگ توئی قِصّہ مختصر"

تیرے حضور تہ ہے مِرا زانُوئے ادب
مَیں جانتا نہیں ہوں کوئی پیشوا دِگر

تیرے وُجوُد کی ہوں مَیں وہ شاخِ باثَمر
جِس پر ہر آن رکھتا ہے رَبُّ الوریٰ نظر

ہر لحظہ میرے در پئے آزار ہیں وہ لوگ
جو تجھ سے میرے قُرب کی رکھتے نہیں خبر

مُجھ سے عناد و بُغض و عداوت ہے اُن کا دِیں
اُن سے مجھے کلام نہیں لیکن اِس قدر

اَے وہ کہ مُجھ سے رکھتا ہے پَرخاش کا خیال
"اَے آں کہ سُوئے مَن بِدَوِیدِی بَصَد تبَر

از باغباں بِتَرس کہ مَن شاخِ مُثمرَم
بعد از خدا بعِشقِ محمدؐ مُخمَّرَم
گر کُفر ایں بوَد بخُدا سخت کافرَم"

آزاد تیرا فیض زمانے کی قید سے
برسے ہے شرق و غرب پہ یکساں ترا کرم

تُو مشرقی نہ مغربی اے نورِ شش جہات
تیرا وطن عربؔ ہے نہ تیرا وطن عَجم

تُو نے مجھے خرید لیا اِک نِگہ کے ساتھ
اب تُو ہی تُو ہے تیرے سِوا مَیں ہوں کالعَدَم

ہر لحظہ بڑھ رہا مِرا تجھ سے پیار دیکھ سانسوں میں بس رہا ہے تیرا عشق دَم بَدَم
میری ہر ایک راہ تِری سمت ہے رواں تیرے سوا کسی طرف اٹھتا نہیں قدم
اے کاش مجھ میں قُوّتِ پرواز ہو تو مَیں اُڑتا ہوا بڑھوں، تِری جانب سُوئے حرم
تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں "ایں چشمہء رواں کہ بخَلقِ خدادِہَم

یک قطرہٗ زِ بحرِ کمالِ محمدؐ است
جان و دِلَم فِدائے جمالِ محمدؐ است
خاکَم نِثار کُوچۂ آلِ محمدؐ است"

۳

حضرتِ سیّدِ وُلدِ آدم **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**
سب نبیوں میں افضل واکرم **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**
نام محمدؐ کام مکرّم **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**
ہادیِ کامل رہبرِ اعظم **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**
آپؐ کے جلوۂ حُسن کے آگے شرم سے نوروں والے بھاگے
مِہر و ماہ نے توڑ دیا دم- **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**
اِک جلوے میں آناً فاناً - بھر دیا عالم کردئے روشن
اُتّر دَکّھن پُورب پچّھم - **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**

اوّل و آخر ، شارِع و خاتَم
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ختم ہوئے جب کُل نبیوں کے دَورِ نبوّت کے افسانے
بند ہوئے عِرفان کے چشمے، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے
تب آئے وہ ساقیٔ کوثر - مَستِ مئے عرفان- پیمبر
پیرِ مُغانِ بادۂ اطہر - مَے نوشوں کی عید بنانے
گِھر آئیں گھنگھور گھٹائیں جھوم اٹھیں مخمور ہوائیں
جُھک گیا ابرِ رحمتِ باری - آبِ حیاتِ نو برسانے
کی سیراب بُلندی پَستی - زِندہ ہو گئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھا گئی مستی - اِک اِک ظرف بھرا بَرکھانے

اک برسات کرم کی پیہم
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

چارہ گروں کے غم کا چارہ - دُکھیوں کا اِمدادی آیا
راہنُما بے راہرووں کا - راہبروں کا ہادی آیا
عارِف کو عِرفان سِکھانے - مُتّقِیوں کو راہ دِکھانے
جِس کے گیت زَبور نے گائے - وہ سردار مُنادی آیا
وہ جِس کی رَحمت کے سائے یکساں ہر عالَم پر چھائے
وہ جِس کو اللہ نے خود اپنی رَحمت کی رِدا دی - آیا
صدیوں کے مُردوں کا محی صَلِّ عَلَیہِ کَیفَ یُحْیِ
مَوت کے چُنگل سے انسان کو دِلوانے آزادی آیا

جِس کی دعا ہر زخم کا مَرہَم
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

شیریں بول - انفاس مُطّہر - نیک خصائل پاک شمائل
حامِلِ فُرقاں - عالِم و عامِل - عِلم وعَمل دونوں میں کامِل
جو اُس کی سرکار میں پہنچا - اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا - ماں نے جَنا تھا گویا کامِل
اُس کے فیضِ نِگاہ سے وَحشی - بَن گئے حِلم سِکھانے والے
مُعطی بَن گئے شُہرۂ عالَم - اُس عالی دربار کے سائل
نبیّوں کا سرتاج - ابنائے آدم کا مِعراج محمدؐ
ایک ہی جَست میں طے کر ڈالے وَصلِ خدا کے ہَفت مراحِل

ربِّ عظیم کا بندۂ اعظم
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

وہ اِحسان کا اَفسوں پھُونکا موہ لیا دِل اپنے عدُو کا
کب دیکھا تھا پہلے کِسی نے حُسن کا پیکر اِس خُو بُو کا
نخوَت کو اِیثار میں بدلا - ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشِق جان نِثار میں بدلا - پیاسا تھا جو خار لہُو کا
اُس کا ظُہور ظُہور خدا کا - دِکھلایا یوں نُور خدا کا
بتکدہ ہائے لات و منات پہ طاری کر دیا عالَم ہُو کا
توڑ دیا ظُلمات کا گھیرا - دُور کیا ایک ایک اندھیرا
[1] جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْ قاً

گاڑ دیا توحید کا پَرچم
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

[1] شعر میں یہاں وقف کرنا ہے اس لئے باطلُ کی بجائے باطلْ پڑھا جائے

۴

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کیلئے
جھیلوں پہ کھِل رہے ہیں کنول آپؐ کے لئے

میری بھی آرزو ہے۔ اجازت ملے تو مَیں
اشکوں سے اِک پروؤں غزل آپؐ کے لئے

مِژگاں بنیں۔ حِکایتِ دِل کے لئے قلم
ہو رَوشنائی۔ آنکھوں کا جَل آپؐ کے لئے

اِن آنسوؤں کو چرنوں پہ گرنے کا اِذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپؐ کے لئے

دِل آپ کا ہے۔ آپ کی جان۔ آپ کا بَدن
غم بھی لگا ہے جان گُسل آپؐ کے لئے

مَیں آپ ہی کا ہوں۔ وہ مری زِندگی نہیں
جس زِندگی کے آج نہ کل آپؐ کے لئے

اب حسرتیں بسی ہیں وہاں۔ آرزوؤں نے
خوابوں میں جو بنائے محل آپؐ کے لئے

گو آرہی ہے میرے ہی گیتوں کی بازگشت
نغمہ سَرا ہیں دَشت و جَبَل آپؐ کے لئے

گرہیں تمام کُھل گئیں جُز آرزوئے وَصل
رکھ چھوڑا ہے اِس عُقدے کا حَل آپؐ کے لئے

کَل آنے کا جو وعدہ تھا۔ آکر تو دیکھتے
تڑپا تھا کوئی کِس طرح کَل آپؐ کے لئے

ہر لمحہء فِراق ہے عُمر درازِ غم
گزرا نہ چَین سے کوئی پل آپؐ کے لئے

آجائیے کہ سکھیاں یہ مِل مِل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپؐ کے لئے

ہم جَیسوں کے بھی دِید کے سامان ہو گئے
ظاہر ہُوا تھا حُسنِ اَزَل آپؐ کے لئے

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی

جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پہ غالب آتی تھی

کیا تیری قدر و قیمت تھی! کچھ سوچ تری کیا عزّت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی

عورت ہونا تھی سخت خطا- تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا - تا مرگ سزائیں پاتی تھی

گویا تو کنکر پتھر تھی، احساس نہ تھا، جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

وہ رحمتِ عالمؐ آتا ہے - تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے -سب تیرے حق دلواتا ہے
اِن ظلموں سے چھڑواتا ہے

بھیج درُود اُس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار
صَلِّ علٰی محمدٍؐ و علٰی اٰلِ محمد و بارک وسلّم علیہ

(دُرِّ عدن)

۲

السّلام! اے ہادیٔ راہِ ہُدیٰ جانِ جہاں
والصّلوٰۃ اے خیرِ مُطلق اے شہِ کون ومکاں

تیرے ملنے سے مِلا ہم کو وہ "مقصودِ حیات"
تجھ کو پا کر ہم نے پایا "کامِ دل" آرامِ جاں

آپ چل کر تو نے دِکھلا دی رہِ وصلِ حبیبؐ
تو نے بتلایا کہ یوں مِلتا ہے یارِ بے نشاں

ہے کشادہ آپؐ کا بابِ سخا سب کے لئے
زیرِ احساں کیوں نہ ہوں پھر مرد و زن پیر و جواں

تشنہ روحیں ہو گئیں سیراب تیرے فیض سے
عِلم و عرفانِ خداوندی کے بحرِ بیکراں

ایک ہی زینہ ہے اب بامِ مرادِ وصل کا
بے ملے تیرے ملے، ممکن نہیں وہ دِل ستاں

تو وہ آئینہ ہے جس نے منہ دِکھایا یار کا
جسمِ خاکی کو عطا کی روح اے جانِ جہاں

تا قیامت جو رہے تازہ تری تعلیم ہے
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیبِ جاوداں

ہے یہی ماہِ مبیں جس پر زوال آتا نہیں
ہے یہی گلشن جسے چھوتی نہیں بادِ خزاں

یہ دُعا ہے میرا دل ہو اور تیرا پیار ہو
میرا سر ہو اور تیرا پاک سنگِ آستاں

(دُرِّ عدن)

۳

میرے آقا مِرے نبیٔ کریم — بانیٔ پاک باز دینِ قویم
شان تیری گمان سے بڑھکر — حُسن و احسان میں نظیرِ عدیم
تیری تعریف ہے تری تعلیم — گُنگ ہوتی ہے یاں زبانِ کلیم
تیرا رتبہ ہے فہم سے بالا — سرنگوں ہو رہی ہے عقلِ سلیم
مدح تیری ہے زندگی تیری — تیری تعریف ہے تری تعلیم
ساری دنیا کے حق میں رحمت ہے — سب پہ جاری ہے تیرا فیضِ عمیم
بند کرکے نہ آنکھ منہ کھولے — کاش سوچے ذرا عدوِّ لئیم
حق نے بندوں پہ رحم فرمایا — اک نمونہ بنا کے دکھلایا
اسوۂ پاک خُلقِ ربانی — منتہائے کمالِ انسانی
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کیا کہیں ہم کہ کیا دیا تو نے — ہر بلا سے چھڑا دیا تو نے
آدمی میں نہ آدمیّت تھی — اس کو انساں بنا دیا تو نے
لے کے آبِ حیات تو آیا — مر رہے تھے جِلا دیا تو نے
سخت گردابِ گمرہی میں تھے — پار ہم کو لگا دیا تو نے

ہو کے اندھے پڑے بھٹکتے تھے
ہم کو بینا بنا دیا تو نے

تا بہ مقصود جو کہ پہنچائے
وہی رستہ بتا دیا تو نے

رُوح جس کے لئے تڑپتی تھی
اس کا جلوہ دکھا دیا تو نے

تیرا پایہ تو بس یہی پایا
تیرے پانے سے ہی خدا پایا

مصحفِ دید عکسِ یزدانی
منتہائے کمالِ انسانی

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بخدا بے عدیل ہے احمدؐ
شانِ "ربِّ جلیل" ہے احمدؐ

کیوں نہ پھر ہو جمال میں کامل
جبکہ "نورِ جمیل" ہے احمدؐ

باعثِ نازِ حضرتِ آدمؑ
عزّ و فخرِ خلیل ہے احمدؐ

اس سے بڑھکر ہزار شان میں ہے
جس نبی کا مثیل ہے احمد

خُلق میں آپ ہے مثال اپنی
آپ اپنی دلیل ہے احمدؐ

وجہِ تسکینِ قلبِ مضطر ہے
راحِ رُوحِ علیل ہے احمدؐ

"زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے"
چشمۂ سلسبیل ہے احمدؐ

بحرِ رحمت نے جوش فرمایا
بن کر ابرِ کرم جو تو آیا

منبعِ جود و فضل رحمانی
منتہائے کمالِ انسانی

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

السّلام اے نبیؐ والاشان
والصّلوٰۃ اے مونسِ ایمان

حضرتِ ذوالجلال کے محبوب
جسکی خاطر ہوئی بنائے جہان

تو مدینہ ہے علمِ اکمل کا
تیرا سینہ ہے مہبطِ قرآن

سارے جھگڑے چکا دیئے تو نے　　　اے شہِ عدل صاحبِ فرقان
پاک اسمائے انبیاء کردی　　　ہمہ بودند زیرِ صد بہتان
منہزم ہو چکی تھی جب توحید　　　غالب آیا تھا لشکرِ شیطان
جب زمانہ میں دورِ ظلمت تھا　　　حق و باطل میں کچھ نہ تھی پہچان
اے سراجِ مُنیر تو آیا　　　ساری دنیا میں نور پھیلایا
مہرِ عالم طبیبِ روحانی　　　منتہائے کمالِ انسانی
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا　　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(دُرِّ عدن)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اِسمٰعیل دہلوی

بدرگاہِ ذی شانِ خَیرُ الانَام　　شفیعُ الوَرٰی مَرجَعِ خاص و عام
بصد عجز و مِنّت ، بصد اِحترام　　یہ کرتا ہے عرض آپ کا اِک غلام

کہ اے شاہِ کونین عالی مقام
علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

حسینانِ عالَم ہوئے شرمگیں　　جو دیکھا وہ حسن اور وہ نور جبیں
پھر اس پر وہ اَخلاقِ اکمل تریں　　کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں

زہے خُلق کامل زہے حسنِ تام
علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

خَلائق کے دل تھے یقین سے تہی　　بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھارہی　　کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی

ہوا آپؐ کے دم سے اُس کا قیام
علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

محبت سے گھائل کیا آپ نے　　دلائل سے قائل کیا آپ نے
جہالت کو زائل کیا آپ نے　　شریعت کو کامل کیا آپ نے

بیاں کر دیئے سب حلال وحرام
علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال　　وہ سب جمع ہیں آپؐ میں لامحال

صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال　　ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال

لیا ظلم کا عفو سے انتقام

علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

مقدس حیات اور مطہر مذاق　　اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق

سوارِ جہانگیرِ یکراں براق　　کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

علمدارِ عشاقِ ذاتِ یگاں　　سپہ دار افواجِ قدوسیاں

معارف کا اِک قلزم بیکراں　　افاضات میں زندۂ جاوداں

پلا ساقیا آبِ کوثر کا جام

علیک الصّلوٰۃُ علیک السلام

(بخارِ دل)

۲

محمدؐ مصطفےٰ ہے مجتبےٰ ہے　　محمدؐ مہ لقا ہے دِل رُبا ہے

محمدؐ جامعِ حُسن و شمائل　　محمدؐ مُحسنِ ارض و سما ہے

کمالاتِ نبوت کا خزانہ　　اگر پوچھو - تو ختم الانبیاء ہے

شریعت اس کی کامل اور مدلّل　　غذا ہے اور دوا ہے اور شفا ہے

مبارک ہے یہ آنحضرتؐ کی اُمت　　کہ عالِم اِس کا مِثلِ انبیاء ہے

وہ سنگِ گوشۂ قصرِ رسالت یہی "تورات" نے اس کو لکھا ہے
گرا جس پر ہوا وہ چُورا چُورا گراجو اُس پہ۔ خود ٹکڑے ہوا ہے
کہا ہے سچ مسیحؑ ناصری نے نزول اس کا نزول کبریا ہے
کروں کیا وصف اُس شمس الضحٰی کا کہ جس کا چاند یہ بدرُالدُّجےٰ ہے
محمدؐ نیّرِ راہِ ہدیٰ ہے محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہے
محمدؐ فخرِ شانِ آدمیّت محمدؐ مظہرِ ذاتِ خدا ہے
محمدؐ باعثِ تکوینِ عالَم جسے لولاک، خالق نے کہا ہے
محمدؐ پیکرِ عصمت سراسر کہ ہر بات اُسکی وحیٔ بے خطا ہے
محمدؐ قابَ قوسینِ محبت شفیع و وصلِ انسان و خدا ہے
محمدؐ رحمۃَ لّلعالَمیں ہے عدو تک جس کے احساں سے دبا ہے
محمدؐ حاملِ توحیدِ باری جو عالَم کے لئے رازِ بقا ہے
محمدؐ صاحبِ اخلاقِ کامل جمالی اور جلالی ایک جا ہے
ہر اِک حالت سے گزرا جبکہ وہ خود تو ہر اک خُلق بھی دکھلا دیا ہے
محمدؐ راز دانِ علمِ یزداں کہ باطل جس سے سحرِ فلسفہ ہے

محمدؐ قاسمِ انعامِ کوثر
ہر اک نعمت جہاں بے انتہا ہے

ثنا کیا ہو سکے اِس پیشوا کی کہ پَیرو جس کا محبوبِ خدا ہے
ہُدیٰ اور دینِ حق کا لے کے ہتھیار ہراک ملّت پہ وہ غالب ہوا ہے
علَم بردارِ آئینِ مساوات بڑا احسان دُنیا پر کیا ہے
اُٹھایا خاک سے روندے ہوؤں کو ہراک جانب سے شورِ مرحبا ہے

ہوا قرآن اُس کے دل پہ نازل وہ دل کیا ہے کہ عرشِ کبریا ہے
وہی زندہ نبی ہے تا قیامت کہ لنگر فیض کا جاری سدا ہے
امامِ سالکانِ برق رفتار کہ سِدرہ ایک شب کی منتہیٰ ہے

(بخارِ دل)

حضرت میر حامد شاہ

جلوۂ حق دکھا دیا تو نے کفر یکسر مٹا دیا تو نے
تیرے قربان اے نبیٔ عرؐب سیدھا رستہ بتا دیا تو نے
راہ حق میں پڑے تھے جو پتھر اُن کو آ کر ہٹا دیا تو نے
خواب غفلت میں سونے والوں کو اُٹھ کے آخر جگا دیا تو نے
وحشیوں کو عرب کے اے ہادی آ کے انساں بنا دیا تو نے
پوچھے جاتے تھے جو نہ دنیا میں اُن کو سلطاں بنا دیا تو نے
دین و دُنیا کی بادشاہت کا کیسا سِکّہ جما دیا تو نے
قوم کو لطف و مہر سے شاہا وعظ اپنا سنا دیا تو نے
تو نے ہر وقت رحم کو برتا کرم اپنا دِکھا دیا تو نے
قوم نے سختیاں جو پہنچائیں کر کے نرمی ہرا دیا تو نے
سرکشانِ عرب کو اے آقا خاک و خوں میں ملا دیا تو نے
دشمنوں کے سبھی قصوروں کو فتح پا کر بھلا دیا تو نے

کفرو باطل نہ ٹھہرے میداں میں　　حق کا ڈنکہ بجا دیا تو نے
اے نبیؐ تجھ پہ ہو صلوٰۃ وسلام　　رازِ تقویٰ بتا دیا تو نے

حضرت ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی

حمد سے کم نہیں ہے رتبۂ نعت　　کہ ہے وابستہ حق سے رشتۂ نعت
کوئی کیا جانے اُس محمدؐ کو　　ربّ کے منشاء کو ربّ کے مقصد کو
سارا قرآن اُس پہ ہے مشہود　　یعنی اس کا وجود حق کا وجود
ہو جو مطلوب حق کا اور محبوب　　اُس کو اللہ ہی جانتا ہے خوب
دِلبری ! دلربائی اُس کی ہے　　وہ خدا کا - خدائی اس کی ہے
اہلِ عرفاں کا تصفیہ ہے یہی　　شان میں اس کی فیصلہ ہے یہی
نام جس کا محمد عربیؐ　　سیّدی ہاشمی و مطلبّی
مدح قرآں کی جب زبان کرے　　کوئی شان اِس کی کیا بیان کرے
اُس کی تعریف میں خدا کی زباں　　کھولے منہ کیا مجال ہے انسان
نعت پر میرا اعتقاد بھی ہے　　اور تخیّل پہ اعتماد بھی ہے
شان تک اس کی ہے مرا ایقاں　　پہنچے اِنسان کا نہ وہم و گماں

حضرت قاضی ظہور الدین اکملؔ

وِردمرا ہے رات دن صَلِّ عَلٰی محمدٍ
صَلِّ عَلٰی محمدٍ صَلِّ عَلٰی محمدٍ

لاکھ مصیبتیں پڑیں سینکڑوں مشکلیں پڑیں
دِل رہے اس سے مطمئن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

کیوں نہ کہیں یہ مخلصیں کیوں نہ پڑھیں یہ مومنین
تو ہے امین و مؤتمن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

ہند و عرب میں شوق سے پڑھتے ہیں اُٹھتے بیٹھتے
تیرے جواں تیرے مُسِن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

شان بڑھے نبی کی کیا کہتے ہیں جب لکھو کھا
وحش و طیور و انس و جن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

جو ہے ہمارا شہر یار۔ اُسکے کرم ہیں بیشمار
تو بھی نہ انگلیوں پہ گن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

ہم میں مسیح پاک تھا جس کا عدو ہلاک تھا
ہائے وہ راتیں اور وہ دن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

اکملِ جاں نثار کی بات یہ ہے ہزار کی
حق سے کریگا مقترن صَلِّ عَلٰی محمدٍ

۲

تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے
مری اولاد مری جان مدینے والے

دین و دنیا کے سب انعام ہمیں دلوائے
کس قدر ہیں تیرے احسان مدینے والے

تیری تعلیم نے مذہب کی حقیقت کھولی
تو نے بخشا ہمیں عرفان مدینے والے

تو نے روحانی و جسمانی ترقی کے لئے
کر دیئے ہیں سبھی سامان مدینے والے

تو ہی دنیا میں ہے اِک کامل و اکمل انسان
تجھ پہ نازل ہوا قرآن مدینے والے

کفر و اسلام میں تھی جنگ نتیجہ یہ ہوا
حق نے بخشا تجھے فرقان مدینے والے

دینِ اسلام ہے بے عیب، مکمل، جامع   اِسکے قائل ہیں سب ادیان مدینے والے
نفع اپنا کرے قربان جو تیری خاطر   اُسے ہوتا نہیں نقصان مدینے والے
ہے مسیحانفسی تیری کہ فرمایا ہے   تو نے ہر درد کا درمان مدینے والے
تیرے اُسوہ سے مشرف ہو بطرزِ احسن   سچے مسلم کی ہے پہچان مدینے والے
تجھ سا ہو شافعِ مقبول تو پھر کیوں ہوگا   اُمّتی تیرا پریشان مدینے والے
جو بھی آیا تیرے در پر کبھی خالی نہ گیا   میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

خوش نصیبی ہے یہ اکملؔ کی کہ روزِ محشر
ہاتھ میں ہو ترا دامان مدینے والے

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء)

حافظ محمد سلیم اٹاوی

فیض جاری ہے ترا عام رسولِ عربیؐ
ہو عطا مجھ کو بھی اِک جام رسولِ عربیؐ

کون ہے فیض سے محروم ترے، عالم میں
کس پہ تیرا نہیں انعام رسولِ عربیؐ

نہ ہوا ہے نہ جہاں میں کہیں پیدا ہوگا
تجھ سا محبوب دل آرام رسولِ عربیؐ

تیری ہر بات ہے اے ختمِ رُسُل اِک آیت
تیرا ہر قول ہے الہام رسولِ عربیؐ

زندہ ہوتے تو اطاعت تری کرتے عیسیٰؑ
تجھ پہ نعمت کا ہے اِتمام رسولِ عربیؐ

وحی و الہام غلامی میں تری پاتے ہیں
اللہ اللہ ترے خُدّام رسولِ عربیؐ

تربیت سے تری اونٹوں کو چرانے والے
بن گئے والی و حُکام رسولِ عربیؐ

فیض صحبت سے تری بن گئے بھائی بھائی
سب گل اندام و سیہ فام رسولِ عربیؐ

تو نے جو بات کہی ہوگئی پتھر کی لکیر
جانِ حکمت ترا ہر کام رسولِ عربیؐ

آرزو ہے کہ تری مدح و ثنا میں گذریں
زندگی کے ہیں جو ایّام رسولِ عربیؐ

ربّ کعبہ سے دعا ہے کہ ترے صدقے میں
نیک حافظ کا ہو انجام رسولِ عربیؐ

حسن رہتاسی

پس از حمدِ خدا نعتِ جنابِ مصطفیٰؐ کہیئے
بھری مجلس میں اوصافِ حبیبؐ کبریا کہیئے

مگر یہ شرط لازم ہے کہ ہراک شعر پر میرے
دُعا کرتے ہوئے صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ کہیئے

جسے بدرالدُّجیٰ کہیئے جسے شمس الضُّحیٰ کہیئے
غلط ہوگا اگر اس خوبرو کو مہ لقا کہیئے

خلافِ عقل و دانش ہے کہ آدم کو خدا کہیئے
بعید از آدمیت ہے جو بالکل ہی جُدا کہیئے
چراغِ آمنہ یا شمع تابانِ حرا کہیئے
نویدِ ابن مریم ابنِ آذر کی دعا کہیئے
جو ملجائے مساکیں اور ماوائے سلاطیں ہو
خدا لگتی کوئی کہہ دے کہ اُس محسن کو کیا کہیئے
تیری تصویر کے دونوں ہی رُخ روشن سے روشن ہیں
محمد مصطفیٰؐ کہیئے کہ احمد مجتبیٰؐ کہیئے
اگر کہیئے یمِ ذخّار ذاتِ حق تعالیٰ کو
تیری امّت کو کشتی اور تجھ کو ناخدا کہیئے
حسنؔ اس پختہ سالی میں ترے اشعار نا پختہ
تُم ہی کہہ دو مناسب ہے؟ کہ ان کو دلربا کہیئے

حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری

ہوئے ہیں گو ہزاروں انبیائے صادقیں پیدا
محمد مصطفیٰؐ ان میں ہوئے اکمل تریں پیدا
نہ ہوتا آسماں پیدا، نہ ہوتی یہ زمیں پیدا
اگر ہوتے نہ اس دنیا میں ختم المرسلیںؐ پیدا

محمدؐ کو خدا نے رتبۂ لولاک بخشا اور فرمایا

تیری خاطر کیا ہے یہ فلک پیدا زمیں پیدا

سما سکتا نہیں نورِ محمدؐ ایک عالم میں

اسی کے واسطے حق نے کئے دُنیا و دِیں پیدا

محمدؐ باعثِ ایجاد و مقصودِ دو عالم ہیں

نہ ہوتے آپ تو کچھ بھی نہیں ہوتا کہیں پیدا

اندھیرا رہتا ہر آں آسماں والوں کی محفل میں

خدا کرتا نہ گر حضرت کا نورِ اوّلیں پیدا

فلک پہ کرتیں کب جگمگ ستاروں کی یہ قندیلیں

نہ ہوتا سرورِ عالم کا گر عکسِ جبیں پیدا

نہ سورج چاند ہوتے اور نہ زہرہ مشتری ہوتے

اگر ہوتا نہ یہ خورشید رَبُّ العالمیں پیدا

نہ ہوتے یہ ملائک اور نہ یہ جن و بشر ہوتے

نہ ہوتے آپؐ تو ہوتے نہ جبریل امیںؑ پیدا

زمیں پر لالہ و گل اور نہ نسریں نسترن ہوتے

نہ ہوتے سنبل و ریحاں نہ ہوتی یاسمیں پیدا

کہاں سے ہوتی ٹھنڈک دید کی آنکھوں میں نرگس کی

اگر ہوتے نہ یہ دیدہ وَر دُنیا و دیں پیدا

تھے جس دم آب اور گل ہی میں غلطاں حضرتِ آدمؑ

تھا اُس دم بھی فلک پر نام ختم المرسلیں پیدا

امام انبیاء ہیں آپؐ سب کے مقتدا ہیں آپؐ

ہوئے ہیں آپؐ فخر اولیں و آخریں پیدا

خدا نے چاہا، دنیا کو دکھائے حُسن خود اپنا

محمدؐ کو کیا ہر حسن میں احسن تریں پیدا

حضرت سیّد حسن ذوقی حیدر آبادی

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ خیرِ اَنام

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ عرش مقام

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ ختم نبیؐ

اَلصَّلٰوۃ اے محمد عربیؐ

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ شمسِ ضُحیٰ

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ بَدرِ دُجےٰ

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ فخرِ رُسلؐ

حق کے محبوب خلق کے مقبول

اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ ظِلِّ خدا

اَلصَّلٰوۃ اے شفیع روزِ جَزا

اَلصَّلٰوۃ اے کہ مخبرِ صادق
اے رسولوں کے رہبرِ صادق
اَلصَّلٰوۃ اے کہ بانیٔ اِسلام
اے حیات النبی محمدؐ نام
اَلصَّلٰوۃ اے کہ صاحبِ قرآں
اَلصَّلٰوۃ اے کہ جلوۂ یزداں
اَلصَّلٰوۃ اے کہ رَحمتِ عالم
اَلصَّلٰوۃ اے مُفتخرِ آدمؑ
اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ کشفِ دُجیٰ
اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ بدرِ علیٰ
اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ امامِ رُسُل
اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ سرورِ کُل
اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ مہر مُنیر
اَلصَّلٰوۃ اے برُوزِ رَبِّ قدیر

۲

جوش پر آئی رحمتِ باری — اِسکو کہتے ہیں شانِ غفاری
لِلّٰہِ الحمد تھا کرم وہ عجب — زہے تقدیر سر زمینِ عرب
سارے نبیوں مین تھی مبارکباد — اہلِ عرفاں تھے سارے خرم وشاد

ساکنانِ جناں تھے لطف اندوز — آگ دوزخ کی سرد تھی اُس روز
سب ملائک میں شادیانے تھے — سب زبانوں پہ یہ ترانے تھے
ہو گیا نور حق کا جلوہ فگن — ہوئیں فاراں کی چوٹیاں روشن
یعنی شمس الضحیٰ ہوا پیدا — اور بدرُ الدُّجیٰ ہوا پیدا
گلشنِ دہر میں بہار آئی — رحمتِ ربِّ کردگار آئی
ہوا دُنیا پہ فضلِ ربّ جہاں — آسماں اور زمین تھے شاداں
ہو گیا آمنہؓ کا روشن گھر — تھے فدا صبح و شام شمس و قمر
آیا دُنیا میں جبکہ اس کا وجود — سب فرشتوں کی تھا زباں پہ دُرود
مرحبا مرحبا کا تھا نعرہ — کہ سراپائے نورِ حق آیا
بیس اپریل پیر کا دِن تھا — آیا دنیا میں نورِ ربّ عُلا
عیسوی پانچ سو اکہتر تھی — ہو گئی شانِ حق کی جلوہ گری
وصف میں اِسکے جسکا وقت ہو صَرف — حوصلہ اُس کا اور اس کا ظرف
جو بھی لکھے رسولؐ کی تعریف — اِس سے بڑھکر ہے کونسی توصیف
نعت گوئی کا ماحصل ہے یہی — کہ ہو حاصل خدا کی خوشنودی
نام جب بھی سُنو محمدؐ کا !! — تو پڑھو بے حساب صَلِّ علیٰ
ہے یہی ایک بس خلاصۂ نعت — چاہتے ہو اگر وثیقۂ نعت

(مثنوی ذوقی)

قیس مینائی نجیب آبادی

حضرتِ اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم
کُل نبیوں کے قائدِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم

دائرۂ کُل محورِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم
سب نبیوں کی آپؐ ہیں خاتم صلی اللہ علیہ وسلّم

رُوحِ مقدس جانِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلّم
جسمِ محمدؐ نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم

نقشِ قدم تھا زینتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم
آپؐ کے دم سے تھا دمِ آدم صلی اللہ علیہ وسلّم

چشمۂ رحمت چشمِ پُرنَم صلی اللہ علیہ وسلّم
آبِ وضو ہے کوثر و زمزم صلی اللہ علیہ وسلّم

مظہرِ قدرت، آیۂ رحمت، رازِ فطرت، سرِّ حقیقت
قاسمِ نعمت، مُنعِم و مُنعَم صلی اللہ علیہ وسلّم

صبحِ شریعت، نورِ طریقت، ماحیٔ ظلمت، قیّمِ وحدت
دستِ شفقت، ناصرو ہمدم صلی اللہ علیہ وسلّم

شافعِ محشر، ساقیٔ کوثر، سارے رسولوں کے ہیں افسر
ہادیٔ برحق، مصلحِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم

سر پر آپؐ کے تاجِ رسالت، ساتھ ہے عالمگیر شریعت
ہاتھ میں ہے توحید کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلّم

غارِحرا کا منظر و عالم، یادِ خدائے راحم و ارحم
دستِ دعاء و دیدۂ پُرنم صلی اللہ علیہ وسلّم

سارے نبی ہیں چاند ستارے سقفِ فلک پر جیسے تارے
آپؐ ہیں سب کے نیّرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم

سارے رسولوں کی تصویریں آپؐ کی صورت میں ہیں پنہاں
کل تصویروں کے ہیں البم صلی اللہ علیہ وسلّم

آدمؑ سے تا حضرتِ عیسیٰؑ سب کی دعاؤں کا ہیں نتیجہ
موعودِ ادیانِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلّم

حضرتِ آدمؑ سے تا ایں دم سارے نبی ہیں آپؐ میں مدغم
آپؐ آئینۂ قدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلّم

روح سے بڑھکر جان سے پیارا قیسؔ کی امیدوں کا سہارا
قیسؔ کے زخمِ دل کا مرہم صلی اللہ علیہ وسلّم

فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک جن و بشر اور حُور و ملائک
قیسؔ یہ گاتے پھرتے ہیں ہر دم صلی اللہ علیہ وسلّم
صلی اللہ علیہ وسلّم -- صلی اللہ علیہ وسلّم

۲

محمدِ عربیؐ پر ہزار بار دُرود ہزار بار نہیں بلکہ بے شمار دُرود
ہماری زندگیٔ جسم وجاں دُرود شریف ہمارے قلب وزباں کا ہے کاروبار دُرود
دُرود پاک ہے خوشنودیٔ رسولِ کریمؐ ہزار جان سے حضرت پہ ہیں نثار دُرود
درختِ عشقِ محمدؐ کا ہے یہ میٹھا پھل ریاضِ حسنِ محمدؐ کی ہے بہار دُرود
ہے کارگاہِ تصوّف کا شاہکار جُنوں تو کارگاہِ جنوں کا ہے شاہکار دُرود
درود جانِ بہارانِ جنّتِ ایقاں ہے خلد کا چمنستانِ لالہ زار دُرود
جمال و حُسنِ محمدؐ ہے عشق کی توجیہ کمالِ عشقِ محمدؐ کا اختصار دُرود
الٰہیات کی تفسیر جلوۂ قرآں جمالیاتِ محمدؐ کی جلوہ بار دُرود
دُرود بھیج اگر ہے تو مُسلمِ صادق زبان پر تری جاری ہو باربار دُرود
دُرود بھیج اگر تو ہے مومنِ صادق بطور وِرد و وظیفہ کر اختیار دُرود

ہے قیسؔ کی یہ غذائے زبان وقلب وروح
حیاتِ قیسؔ کا ہے اصل میں مدار دُرود

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۷۷ء)

۳

محمدؐ کا مقام اللہ اکبر — خدا بھیجے سلام اللہ اکبر
یہی خیرالبشر خیرالرسل ہیں — کہ ہیں خیرالانام اللہ اکبر
ہوئی ملّت کی پھر شیرازہ بندی — یہ حُسنِ انتظام اللہ اکبر
قدم رنجہ جو فرمایا زمیں پر — ہوا دیں کا قیام اللہ اکبر
شہنشاہِ رُسُل کا خیر مقدم — فرشتوں کا ہے کام اللہ اکبر
محمد مصطفیٰؐ زندہ خدا کے — ہیں اک زندہ پیام اللہ اکبر
ملی دونوں جہاں کی بادشاہی — زہے حق کا غلام اللہ اکبر
شبِ اِسراء بھی ہے اک سرِّ معنی — یہ حدِّ اِنضمام اللہ اکبر
گئے مکّہ سے کیسے؟ آئے کیسے — یہ عزّ و احتشام اللہ اکبر
وہ لا تثریب کا اعلان واللہ — وہ عفوِ انتقام اللہ اکبر
نہ کرّ و فر نہ تاج و تختِ شاہی — حکومت کی زمام اللہ اکبر
زہے سرِّ خموشی اللہ اللہ — زہے حُسنِ کلام اللہ اکبر
ہے قلبِ آنمکرم مہبطِ نور — نظر، فوز الکرام اللہ اکبر
شرابِ معرفت اور مفت تقسیم — زہے الطافِ عام اللہ اکبر
خوشا! اے جلوۂ حُسنِ حقیقی — زہے حُسنِ تمام اللہ اکبر
شہنشاہانِ عالم سے ہے بڑھکر — ترے در کا غلام اللہ اکبر
ہوئی ہے ختمِ تشریعی نبوّت — یہ حُسنِ اختتام اللہ اکبر
نہیں ختمِ نبوّت پر ہی موقوف — ہے ہر نعمت تمام اللہ اکبر
غلام احمد، مسیح و مہدیٔ وقت — محمدؐ کا غلام اللہ اکبر

مری قسمت کی کایا ہی پلٹ دی　　دُرودِ صبح و شام اللہ اکبر
ہوا مقبول فیضِ مصطفیٰؐ سے　　مرا کج مج کلام اللہ اکبر
ہے واللہ قیسؔ مینائی بھی اُنکے　　غلاموں کا غلام اللہ اکبر

یہ بزمِ نعتِ ختم المرسلیںؐ اور
یہ قیسؔ کج کلام اللہ اکبر

حضرت مولانا ذوالفقار علی خاں گوہر

ترے دیدار کی جس دل میں اے احمدؐ تمنا ہے
وہی دل شمعِ نورانی وہی دل عرشِ اعلیٰ ہے
مقامِ مدحِ احمدؐ نے یہ رُتبہ مجھکو بخشا ہے
قلم ہاتھوں میں یہ میرے نہیں اِک شاخِ طوبیٰ ہے
دہن ہی کا ترے اِک نام کوثر حق نے رکھا ہے
اُسی چشمہ سے بحرِ سرمدی دن رات بہتا ہے
ہمیں یُحۡبِبۡکُمُ اللہ نے ہی یہ نکتہ سکھایا ہے
خدا خود اس کا شیدا ہے محمدؐ کا جو شیدا ہے
لقب اُمّی مگر سینہ ترا گنجینۂ حکمت
معارف کا خزانہ دل میں یا کوزہ میں دریا ہے
ترا روئے مبارک آئینہ ہے حُسنِ وحدت کا
خدا کو جس نے دیکھا ہے اسی شیشہ میں دیکھا ہے

بہارِ جاوداں عالم کو بخشی تیری سیرت نے
ترے اخلاق نے دُنیا کو بھی جنت بنایا ہے

خدائی دیکھنا چاہو تو دیکھو روئے احمدؐ میں
محمدؐ مظہرِ کامل تجلّیٔ خدا کا ہے

ترے دیدار سے ہر زِشت رُو ہے مطمحِ حوراں
تیرے انوار سے مہرِ منوّر سنگِ سودا ہے [1]

محمدؐ پر فدا آلِ محمدؐ پر فدا ہونا
یہی تو ابتداء و انتہائے زُہد و تقویٰ ہے

یہ فیضِ جاریہ ہے بزمِ نعتِ مصطفیٰ گوہرؔ
خدا بے خود کو بخشے جس نے یہ پودا لگایا ہے [۲]

---

[۱] سنگِ اسود

[۲] بیخود مرحوم احمد علی خان صاحب آف رامپور عرف امن خانصاحب ہر رمضان میں نعت کا مشاعرہ کیا کرتے تھے اور احباب کی دعوت کیا کرتے تھے (ذوالفقار علیخان گوہر)

حضرت حافظ سیّد مختار احمد شاہجہانپوری

اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
عرشِ عظیم ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

پیش نظر ہے شانِ محمدؐ ذہن میں ہیں احسانِ محمدؐ
کیوں نہ ہوں پھر قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

دِل شیدائے آنِ محمدؐ روح فدائے شانِ محمدؐ
وجد میں ہیں مستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

بے تعداد احسانِ محمدؐ بے پایاں فیضانِ محمدؐ
رحمتِ حق قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

از آدم تا حضرت عیسیٰؑ سب سے عالی رتبہ ہیں لیکن
اور ہی کچھ ہے شان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سب سے بہتر سب سے اعلیٰ سب اعجازِ رُسل سے بالا
معجزۂ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

عاقل پر کرتا ہے ہویدا اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
توقیرِ فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

اے پرسان شانِ محمدؐ جویائے فیضانِ محمدؐ
دیکھ ذرا قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

عین عنایت چشمۂ رحمت بحرِ حقیقت حسنِ رسالت
خُلق عالی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

آدمؑ ونوحؑ وابراہیمؑ و داؤدؑ و موسیٰؑ وعیسیٰؑ
سب ہیں ثنا گویانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

صدیوں کے مُردوں کو جلایا پیغام توحید سنایا
روح رواں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

لرزاں تھے شاہانِ زمانہ حیرت میں ایک ایک زمانہ
کیا تھی شوکت وشان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

امن جہاں قائم فرمایا جو جس کا حق تھا دلوایا
قربانِ فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سارے بدافعال چھڑائے سب عمدہ اخلاق سکھائے
جانِ جہاں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

راحت پر راحت دیتا ہے کیا دلکش موجیں لیتا ہے
دریائے فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

صبح روزِ ازل سے لیکر ختم نہیں تا شام محشر
سلسلۂ احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سبحان اللہ کیا کہنا ہے سینوں سے دل کھینچ رہا ہے
جذب بے پایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

گو کیسا ہی سحر بیاں ہو لیکن ناممکن جو بیان ہو
تفصیلِ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

آپ کا ثانی ہو نہ ہوا ہے دنگ ہے جس نے دیکھ لیا ہے
کچھ حُسن و احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

مشرق وحدت مُہر رسالت آیۂ قدرت سایۂ رحمت
ذاتِ عالی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

اپنے ہوں یا بیگانے ہوں مسلم ہوں یا نا مسلم
سب پر ہے احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

لوگو اس درجہ حق پوشی یہ سختی یہ ناحق کوشی
یہ توہینِ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

گرد و غبارِ حرص و ہوا سے صاف ہے بالکل فضل خدا سے
آئینۂ دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

ہر شجر آخر اپنے پھلوں سے ہی پہچانا جاتا ہے
دیکھ سوئے غِلمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سیّدنا صدیق مکرمؓ ، سیّدنا فاروقِ اعظمؓ
سرخیل یارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سیّدنا عثمان معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خواہانِ رضوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

حضرت اسد اللہ الغالب، سیدنا ابن بوطالب
سرتاجِ اخوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

جامع درویشی و شاہی نافع مخلوقاتِ الٰہی
کون؟ یہی یارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

حامیٔ مہر وصدق وصفا تھے ماحیٔ ظلم جور وجفا تھے
اصحابِ ذی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

کانِ صفا تھے باغِ وفا تھے ابرِ سخا تھے بحرِ عطا تھے
انصار و اعوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

خوش اطوار و نیک طبیعت پاک دل و پاکیزہ فطرت
جملہ مقبولانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سیّدنا حسنینؓ کی حالت کر دیتی ہے محوِ حیرت
یہ ہیں فرزندانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

کامل تھے تسلیم و رضا میں جانیں دے دیں راہِ خدا میں
لیکن رکھ لی آنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

کس درجہ رکھتے تھے لطافت کیسی رنگت کیسی نکہت
گلہائے بُستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

حضرت موسیٰؑ ہوں یا عیسیٰؑ ایک کے یاروں نے بھی نہ پایا
اخلاصِ یارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

نقش دوئی کو دِل سے مٹا دے نعرۂ اِلّا اللہ لگا دے
آ ذیلِ مستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

آپؐ سا ہادی آپؐ سا محسن ناممکن بالکل ناممکن
سب سے اعلیٰ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

آپؐ ہیں آقا آپؐ ہیں مولا آپؐ ہیں ملجا آپؐ ہیں ماویٰ
قربانِ ہر شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

نکہت گل ہیں شمعِ سُبل ہیں ہادیٔ کُل ہیں ختم رُسُل ہیں
کیا ہو بیانِ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

سب سے مکرم سب سے معظم ہادیٔ اعظم محسنِ عالم
سبحان اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

آپؐ اُدھر اللہ سے واصل اور اِدھر مخلوق میں شامل
موجبِ حیرت شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

حدِ شرک سے باہر رہیے پھر جو کچھ جی چاہے کہیے
سب شایانِ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

اے کہ جسے لاحق ہے سراسر خوفِ تابِ مہرِ محشر
آ زیرِ دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
آپؐ فدائے خلقِ خدا ہیں آپؐ شفیعِ روزِ جزا ہیں
مژدہ اے خواہانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

جملہ اصولوں سے ہے نرالا فہمِ بشر سے ارفع و اعلیٰ
ہر ہر جلوۂ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
آپؐ نے سب پر شفقت کی ہے سب کو دین کی دعوت دی ہے
عالم ہے مہمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

بختِ رسا پر نازاں ہوں میں فضلِ خدا پر نازاں ہوں میں
پایا ہے فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
ناممکن ہے ناممکن ہے مجھ سے ادا ہو کیا ممکن ہے
کچھ شکرِ احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

میں ہوں اور احسانِ محمدؐ لطفِ بے پایانِ محمدؐ
دستِ من و دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
شورِ صلِّ علیٰ ہر سو ہے کیوں نہ ہو اے مختارؔ کہ تو ہے
نغمہ خوانِ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

محمد علی مضطرؔ

زندانِ ہجر میں کوئی روزن نہ باب تھا
وہ حبس تھا کہ سانس بھی لینا عذاب تھا

ہم جی رہے تھے تیری ہی رحمت کی گود میں
سایہ فگن ترے ہی کرم کا سحاب تھا

تیری عنایتوں کی نہ تھی کوئی انتہا
میری خطاؤں کا بھی نہ کوئی حساب تھا

تیرے ہی نور سے تھیں منور صداقتیں
تو ہی تھا ماہتاب تو ہی آفتاب تھا

خوشبوؤں میں بھی تیری ہی خوشبو تھی دلنواز
پھولوں میں پھول تیرے ہی رخ کا گلاب تھا

اے حسن تام علم بھی تو تھا عمل بھی تو
لوح و قلم بھی تو ہی تھا تو ہی کتاب تھا

نیکی تیرے بغیر گناہِ عظیم تھی
لمحہ جو تیری یاد میں گزرا ثواب تھا

صبح ازل مشیتِ یزداں تھی دیدنی

جس صبح بزمِ کُن میں ترا انتخاب تھا

کام آگئی غریب کے مدحت حضورؐ کی

مضطرؔ کا آج کہتے ہیں یوم الحساب تھا

(الفضل ۸ اکتوبر۱۹۸۹ء)

حکیم سیّد عبدالہادی بھاگلپوری

روئے زمیں پہ دیں کے سلطاں تمہیں تو ہو
شمس و قمر سے بڑھ کے درخشاں تمہیں تو ہو

آئے تھے جس قدر بھی زمانے میں انبیاء
ہر شان میں سبھوں سے نمایاں تمہیں تو ہو

احسان آپؐ کا ہے ہر اک جان دار پر
خلقِ خدا میں رحمتِ یزداں تمہیں تو ہو

جور و جفا و ظلم تعدّی کے دور میں
ہم بیکسوں کے درد کے درماں تمہیں تو ہو

ابر سیاہ چھایا ہے دُنیا میں ہر طرف
ظُلمت کدے میں شمعِ فروزاں تمہیں تو ہو

دیں کا چمن تو بادِ خزاں سے ہے پائمال
شامِ بہار و صبحِ گلستاں تمہیں تو ہو

ہادیؔ پہ بھی نگاہِ کرم ہو رسول پاکؐ
اُس کی نظر میں آیتِ رحماں تمہیں تو ہو

پیر معین الدین

ہے دل میں جوشِ نعتِ شہِ انبیاءؐ لکھوں
جس کی ثنا محال ہے اُس کی ثنا لکھوں

پھر اپنی بے بضاعتی کو دیکھتا ہوں میں
اور سوچتا ہوں کیسے لکھوں اور کیا لکھوں

جس کی کہ خوبیوں کا احاطہ محال ہو
اِس کی مدح میں ہیچمداں کیا بھلا لکھوں

وہم وگماں میں آ نہ سکے جس کا مرتبہ
اِس کی ثنا ہے کارِ خدا با خدا لکھوں

لیکن رضائے ربِ محمدؐ کے واسطے
سوچا ہے کچھ تو مانگ کے میں بھی دُعا لکھوں

بدالدجیٰ لکھوں اُسے شمس الضحیٰ لکھوں
باتوں کی ایک بات ہے نورِ خدا لکھوں

احمدؐ بھی اِس کا نام محمدؐ بھی اس کا نام
عاشق لکھوں کہ اِس کو حبیبِ خدا لکھوں

سر تا بپا خدا ہی خدا اُس میں تھا نہاں
سر تا بپا خدا کا اُسے آئینہ لکھوں

خوفِ خدا سے گو نہ میں اُس کو خدا لکھوں
لیکن خدا نما تو اُسے برملا لکھوں

بندوں کو اپنے بندے کہا جسکو تو نے خود
مولیٰ بتا میں اِس تیرے پیارے کو کیا لکھوں

تھا اُس کا ہاتھ ہاتھ خداوند پاک کا
بیعت کو اُس کی بیعتِ ربِ الوریٰ لکھوں

احسان میں نہ حُسن میں اُس کا کوئی نظیر
بعد از خدا اِسی کو میں سب سے بڑا لکھوں

یہ بھی درست گر اِسے لکھوں کمالِ حسن
یہ بھی بجا ہے عشق کی جو انتہا لکھوں

سو معجزوں کا معجزہ خود اُس کی ذات ہے
محتاجِ معجزہ اُسے کیسے بھلا لکھوں

اُترا جو اُس کے قلب پر قرآں کی شکل میں
اِس آبِ وحیٔ پاک کو آبِ بقا لکھوں

بیمار دل کے واسطے لکھوں اُسے شفا
یا شہد آسمان سے اُترا ہوا لکھوں

مخزن صداقتوں کا لکھوں کانِ معرفت
یا موتیوں سے ایک سمندر بھرا لکھوں

نورِ خدا سے ساری زمیں جگمگا اُٹھی
اُس کا ظہور میں تو ظہورِ خدا لکھوں

صدیوں کے مُردے اُس نے دنوں میں جلا دیئے
تھا کس مقام کا وہ مسیحا میں کیا لکھوں

اُس میں نہاں خدا تھا خدا میں نہاں تھا وہ
میں اِن کو ایک جان دو قالب سدا لکھوں

ہو جانا اُس کی راہ میں ہر شے سے دستکش
ہے کیمیا گری تو یہی برملا لکھوں

مرتا ہوں بات بات پہ تیری میرے رسولؐ
اور تیری بات بات کو میں جانفزا لکھوں

تجھ پر درود بھیجتا ہے عرش سے خدا
پھر کیوں نہ بار بار میں صلے علیٰ لکھوں

نبیوں میں ایک تو ہے کہ جاری ہے جسکا فیض
زندہ نبی تجھی کو میں یا مصطفیٰؐ لکھوں

آئے تھے لے کے حسنِ ازل سارے انبیاء
پر تیرے حُسن کو میں ہر اک سے سوا لکھوں

ہر خوبرو میں جلوہ تیرے حسن ہی کا ہے
میں ہر حسیں ادا کو تری ہی ادا لکھوں

باعث بھی دل کے درد کا ہے تو ہی اے رسولؐ
تجھ کو ہی دل کے درد کی پیارے دوا لکھوں

جو تیری پاک ذات میں بھی دیکھتا ہو عیب
میں اسکو کور چشم لکھوں بے حیاء لکھوں

تُو ہی تو قوسِ بندہ و خالق کی تاب ہے
تجھ کو ہی میں تو شافعِ روزِ جزا لکھوں

جُز تیری راہ قُرب کی ہر راہ بند ہے
تجھ کو ہی میں وسیلۂ وصلِ خدا لکھوں

پیارے ترے فراق میں جو کٹ گئے ہیں دن
دِن زندگی کے میں اُنہیں کیسے بھلا لکھوں

لکھوں اگر قرآن کے میں آدموں کے نام
انسان ، کاملین شہہ انبیاء لکھوں

اسماء حق کے ظاہری مظہر تھے سب نبی
ہاں مظہرِ اتم میں تجھے مصطفیٰؐ لکھوں

تجھ سا کوئی ہوا نہ کبھی ہوگا اے رسولؐ
لاریب تجھ پہ ختم ہیں سب انبیاء لکھوں

تیری دعا ہے باعثِ تسکینِ روح وجاں
تیری دعا کو زیست کا میں آسرا لکھوں

تجھ جیسا روئے یار کا دیوانہ کون ہے
تجھ جیسا کس کو صاحبِ فہم وذکاء لکھوں

شاہوں کے شاہ جس کے غلامانِ در بنے
اس بوریا نشیں کو اے دل میں کیا لکھوں

کوچے میں تیرے سر اگر عشاق کا کٹے
میں بھی ہوں عاشقوں میں ترے برملا لکھوں

مولانا دوست محمد شاہدؔ

تیرے احسانوں کا ہو شکر بھلا کیسے ادا
فرش سے عرش تلک جلوہ دکھانیوالے

ارضِ یثرب! تیری عظمت پہ ہیں افلاک جھکے
شاہ لولاکؐ کو سینے پہ بسانے والے

اِک نظر شاہدؔ تشنہ کی طرف بھی آقا
آبِ کوثر سے بھرے جام پلانے والے

(نغماتِ احمدیت)

قریشی عبدالرحمٰن ابدؔ

دِل میں حبیب پاک کی الفت لئے ہوئے
ہوں مطمئن اُمید شفاعت لئے ہوئے

لاریب اُس پہ آتش دوزخ حرام ہے
عاصی ہے سر پہ دامنِ رحمت لئے ہوئے

خُلقِ عظیم کی ہے وہ نعمت لئے ہوئے
ہر طور، ہر طریق میں شفقت لئے ہوئے

دل میں یہی ہے تیرے صحیفے کو چوم لوں
ہر سو پھروں حضورؐ کی برکت لئے ہوئے

پہنچا نہ کوئی اور نہ پہنچے گا تا ابدؔ
وہ آمنہ کا لال ہے عظمت لئے ہوئے

عبدالسلام اخترؔ

ہے کتنا دلنشیں اُس رحمتِ انوار کا سایہ
زمیں پر آ کے جس نے آسماں کا نور پھیلایا

مبارک وہ جو اِس عالم میں آبِ زندگی لایا
خدا کا چہرۂ زیبا زمانے بھر کو دکھلایا

خِرد کی کم نگاہی کو جنوں کا راز سکھلایا
نگاہ و دل کو تڑپایا تو روح و جاں کو گرمایا

وہ تنہا تھا مگر تنہا ہر اک دشمن سے ٹکرایا
نہ کچھ باطل سے وہ جھجکا نہ کچھ ظلمت سے گھبرایا

ہر اک سختی گوارا کی، ہر اک بیداد کو جھیلا
ہر اک مشکل کو اپنایا، ہر اک الجھن کو سُلجھایا

ہزاروں آندھیوں کے سامنے اُس بندۂ حق نے
ہر اک سیلاب کو روکا، ہر اک طوفان پر چھایا

گُلوں کو نکہتیں، قلب و نظر کو طلعتیں بخشیں
گلستانوں کو نکھرایا بیابانوں کو مہکایا

وہ جسکی چشمِ سحر انگیز سے تابانیاں پھوٹیں　وہ جسکے حُسن سے عالم کا ہر اک پھُول شرمایا
یہ اُسکی تابشِ حسنِ کرامت تھی کہ کیا شے تھی　جھکایا اپنا سر خورشید نے اور چاند گہنایا
جہاں پر بُت پرستی کی وباشدّت سے جاری تھی　وہاں توحید کا پرچم بڑی عظمت سے لہرایا
ہر اک ملّت پر اپنی شفقتوں کے پھول برسائے　ہر اک وادی پہ ابرِ سرمدی کا رنگ ٹپکایا

سلام اُس پر سدا جو خانۂ دل کا اُجالا ہے
سلام اُس پر کہ جس سے ذاتِ حق کا بول بالا ہے

(الفرقان جولائی ۱۹۷۵ء)

حنیف ادیب

والیِ کون و مکاں عالی صفات　مشعلِ نور و ہدایت تیری ذات
تیرے دم سے یہ جہانِ مہر و ماہ　تیرے دم سے یہ نظامِ کائنات
تیرے دم سے زندگی تابندہ تر　تیرے دم سے ضَو فشاں شمعِ حیات
تیرے دم سے رونقِ کون و مکاں　تیرے دم سے بزمِ ہستی کو ثبات
تیری ہستی باعثِ تسکینِ جاں　چشمۂ تسنیم و کوثر تیری بات
عِلم تیرا وہ سمندر ہے اتھاہ　پا نہیں سکتی جسے انساں کی ذات
ہر عمل تیرا ہے بے مثل و نظیر　وجہ فخرِ انس و جنّ و شش جہات

یاد تیری باعثِ تسکینِ دل
ذکر تیرا خالقِ عرفانِ ذات

اکبر خان اصغر

محمدؐ کا ہی نُور نُورِ ازل ہے
محمدؐ ہی وجہِ ظہُورِ اَزَل ہے

وہی ذات محبوبِ ذاتِ خدا ہے
وہی رازِ تخلیقِ ارض و سما ہے

وہی ایک یزداں کے دل کی تڑپ تھی
وہی راز رحماں کے دل کی تڑپ تھی

وہی نور آدمؑ کی لَوحِ جبیں پر
وہی نُور نائبِ خدا کا زمیں پر

وہی اک تصوّر رُموزِ بیاں تھا
اُسی کا تقدُّس خلافت کی جاں تھا

اُسی کے لئے تھا سُجُود ملائک
درودِ خدا و درودِ ملائک

وہی عَبدِ کامل وہی مدعا تھا
وہی مبتدا تھا وہی منتہا تھا

وہی ذاتِ بَرحق رسولِ خدا ہے
وہی مصطفیٰؐ احمدِ مجتبیٰؐ ہے

جو خیرالبشرؐ ہے جو خیرالوریٰؐ ہے
شہِ دو جہاں خاتَم الانبیاءؐ ہے

سعید احمد اعجاز

مبارک اُس بندہ خدا کا وجود اُس پر ہزار رحمت
کہ جس کی ہستی سے حق تعالیٰ کا ہے ظہورِ جلال و عظمت

وہ جسکا مقصودِ زندگانی رضائے مولا کی شادمانی
نصیب اُس کو ہے کامرانی جسے ہے اللہ سے محبت

کسی بھی فرماں روائے جابر سے آج تک وہ ڈرا نہیں ہے
وہ جس کے قلبِ سلیم پر ہے خدائے جبار کی حکومت

وہ سرور کائنات جس کے لئے نمودِ جہاں ہوئی ہے
وہ خاتم الانبیاءؐ ہیں برحق کہ ختم اُن پر ہے ہر نبوت

ازل سے فانوسِ وقت روشن اُنہی کے نورِ وجود سے ہے
ہمیشہ روشن رہے گی اُن سے حریم ارض و سما کی وُسعت

کوئی زمانہ ہو ہر زمانے میں ہے ظہورِ جمال اُن کا
رسالتِ مصطفیٰؐ کا فیضِ عمیم جاری ہے تا قیامت

زمیں، دَورِ زماں بھی اُنکا خدا بھی اُنکا جہاں بھی اُنکا
نجومِ شمس و قمر بھی اُن کے خدا کی تخلیق اُنہیں کی دولت

حرم کو جاتے ہیں جانے والے ہزارہا لوگ قافلوں میں
کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے نورِ دیدار کی مسرّت

بزورِ بازو قبول ہوتا نہیں طوافِ حرم، حرم میں
خدا کی رحمت سے آدمی کو میسّر آتی ہے یہ سعادت

اکرمؔ سرحدی

دل تجھ پہ فدا ہو تو ہو شیدائے نبیؐ بھی
یارب ہو ترا عشق تمنائے نبیؐ بھی

توحید کے جلوے تو ہیں ہر سمت نظر میں
دکھلا دے خدا عارضِ زیبائے نبیؐ بھی

قدرت کی بہاروں ہی کا احساں نہیں مجھ پر
ہے سایۂ فِگن دامن رعنائے نبیؐ بھی

ہر سانس ہو میری مجھے اک موجِ بہاراں
دے تجھ کو سہارا کوئی دریائے نبیؐ بھی

اللہ کا تابع تو ہوں ہر حال میں لیکن
کچھ اپنے لبِ پاک سے فرمائے نبیؐ بھی

خالق کی عنایت سے تو مسرور ہوں لیکن
اور لطف و کرم مجھ پہ جو برسائے نبیؐ بھی

جُز احمدِ مختار ہے محبوبِ خدا کون
یوں آنے کو دنیا میں بہت آئے نبی بھی

ہشیار میں اتنا ہی ہوں مدہوش ہوں جتنا
کیا چیز ہے صہبائے تمنائے نبیؐ بھی

میخانۂ وحدت کا میں وہ رِند ہوں اکرمؔ
ساغر بھی مرے دل میں ہے صہبائے نبیؐ بھی

ڈاکٹر مرزا محمد یوسف ایاز

ذاتِ محمدؐ نورِ مجسم
مُہرِ رسالت فخرِ دو عالم

بحرِ سخاوت امن کے قلزم
صلی اللہ علیہ وسلّم

نور سراپا شمعِ ہدایت
رحمتِ عالم قلزمِ شفقت

سب سے اعلیٰ ذاتِ مکرم
صلی اللہ علیہ وسلّم

مخزنِ رحمت مصدرِ حکمت
گنجِ سعادت بحرِ سخاوت

نور کے عنواں سیّدِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلّم

مشعلِ عرفاں حامِلِ قرآں
نور کے عنواں سایۂ رحماں

ہادیٔ برحق شاہِ معظم
صلی اللہ علیہ وسلّم

حسن و ادا میں مہرِ درخشاں
عشق و وفا میں ماہِ تاباں

علم و عمل میں رہبرِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلّم

اول و آخر سرورِ عالم
دنیا و دیں میں سب سے مقدم

ماہِ نبوت نیّرِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلّم

برتر آپ کی ہے سرداری
فیض رہیں گے آپؐ کے جاری

آپؐ ہیں سب نبیوں کے خاتم
صلی اللہ علیہ وسلّم

(خالد دسمبر ۱۹۸۴ء)

آفتاب احمد بسملؔ

محمدؐ کی توصیف کیسے بیاں ہو کہ جس کی ثنا خود کر رہا ہے
نہیں نعت خواں صرف جن و بشر ہی فرشتوں کے لب پر بھی صلِ علیٰ ہے

نہیں مقدرت یہ کسی بھی بشر کی کہ وہ معرفت پائے اُس کی حقیقی
محمدؐ کو جس نے بنایا محمدؐ - مقامِ محمدؐ وہی جانتا ہے

کہا حقِ تعالیٰ نے لولاک جس کو بنے جسکی خاطر ہیں افلاک سارے
وہ خیر البشر رحمت العالمیں ہے وہ فخرِ رسل خاتم الانبیاء ہے

خدا تو نہیں کہتا اُس کو مَیں لیکن خدا سے جُدا بھی نہیں اک ذرا وہ
کہ ہے "قابَ قوسین" سے بھی وہ بڑھکر خدا سے قریب اِسقدر وہ ہوا ہے

مزمّل مدثّر وہ یٰسین طٰہٰ رؤف و رحیم و سراجاً منیرا
وہ مخلوقِ عالم میں سب سے ہے بہتر - ہے مظہرِ خدا کا شہِ دوسرا ہے

ہے معراج ایسی کہ جبریلؑ ششدر - عجب شانِ احمد ہے اللہ اکبر
سرِ عرشِ اعلیٰ کچھ اِسطرح پہنچے کہ زیرِ قدم سدرۃ المنتہیٰ ہے

وہ مقصودِ عالم ہے، شاہِ امم ہے وہ محبوبِ داور ہے والی حشم ہے
وہ شمس الضحیٰ بھی ہے بدر الدجیٰ بھی وہی وجہِ تخلیقِ ارض و سما ہے

وہ عابد کہ معبود جس پر ہے نازاں وہ عاشق کہ معشوق جسکا ہے شیدا
کبھے فاتحِ رزمِ بدر و اُحد وہ - کبھے رونقِ کنجِ ثور و حرا ہے

غرض مختصر بات اتنی ہے بسملؔ کہ بعد از خدا سب سے افضل وہی ہے
وہی نورِ اوّل، وہی نورِ آخر وہی ابتدا اور وہی انتہا ہے

۲

شاہِ جہان وفخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم
ہادیٔ برحق - نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم

باعثِ تخلیقِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم
رحمتِ کامل - خُلق مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم

دونوں جہاں میں آپؐ مکرم صلی اللہ علیہ وسلّم
آپؐ مؤخر آپؐ مقدم صلی اللہ علیہ وسلّم

شافعِ محشر مالکِ کوثر نبیوں کے سرتاج پیمبر
رہبرِ کامل، ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم

شانِ رسالت جان قیادت فخرِ رسل سرتاپا رحمت
آپؐ کے دم سے عظمتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلّم

مُہرِ نبوت تاجِ رسالت آپؐ ہی کے شایاں ہے یہ عظمت
سب نبیوں کے آپ ہیں خاتَم صلی اللہ علیہ وسلّم

مہرِ درخشاں ماہِ منور مخزنِ حُسن و نور سراسر
دونوں جہاں کے نیّرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم

ذکر سے اُنکے روح کو لذت - نام سے اُنکے دل کو ہے راحت
یاد میں اُن کی آنکھ ہے پُرنم صلی اللہ علیہ وسلّم

قوت قدسی ایسی مؤثر تا بقیامت دنیا منور
جن و بشر کہتے ہیں ہردم صلی اللہ علیہ وسلّم

تن من میرا آپؐ پہ واری ہر رگ و پے میں عشق ہے ساری

جاری لبوں پر ہے مرے پیہم صلی اللہ علیہ وسلّم

بسمل آپؐ پہ دل سے فدا ہے وِردِ زباں یہ صبح و مسا ہے

صلی اللہ علیہ وسلّم - صلی اللہ علیہ وسلّم

ناصر احمد پرویزؔ پردازی

زبان پہ جب بھی محمدؐ کا نام آئیگا — حریم عرشِ بریں سے سلام آئیگا

یہی ہیں معنیٔ ختم الرسلؐ کہ دنیا میں — جب آئے گا تو اُسی کا غلام آئے گا

بہ فیضِ پرتوِ مہرِ جمالِ مصطفوی — شب آ چکے گی تو ماہِ تمام آئے گا

اُسی کے نور سے سینوں میں روشنی ہوگی — اُسی کے ہاتھ سے کوثر کا جام آئے گا

گلوں کو پیرہن برگِ تر عطا ہوگا — کلی کو بادِ صبا کا پیام آئے گا

یہ پانچ شعر ہیں پرویزؔ میرا زادِ سفر

یہ زاد وہ ہے جو منزل پہ کام آئے گا

ثاقب زیروی

سلام اُن پر، درُود اُن پر، زباں پہ آیا ہے نام جن کا

مِرے تخیّل کی رفعتوں سے بلند تر ہے مقام جن کا

اُنہی کے فیضِ کرم سے علم و ادب کے چشمے اُبل رہے ہیں

مثالِ قرآں زبانِ عالم پہ آج تک ہے کلام جن کا

بروزِ محشر خدا کی رحمت اُنہی پہ سایہ کرے گی آ کر
جنوں نے بڑھ کر لکھا دیا ہے ترے شہیدوں میں نام جن کا

اُنہی کی مستی ہے میکدوں میں اُنہی کا چرچا ہے میکشوں میں
بلا تامّل رواں ہے اَب تک تمام رندوں میں جام جن کا

ہمارے دل کا تو پوچھنا کیا اُنہی کا قائل اُنہی پہ مائل!
بلند رُتبہ ہے بادشاہوں سے ایک ادنیٰ غلام جن کا

اُنہی کے قانونِ زندگی سے نظام ہیں زندگی کے قائم
نہیں ہے گرچہ جدید پھر بھی جدید تر ہے نظام جن کا

وہ نور دیکھو، ظہور دیکھو، جمال دیکھو، کمال دیکھو
وہی ہیں عقبےٰ میں میرِ محفل سُنا تھا دُنیا میں نام جن کا

اُنہی کے پیغامِ ضَوفشاں سے چھٹیں گی تاریکیاں جہاں کی
عرب کے ظلمت کدوں میں پہلے کبھی تھا گونجا پیام جن کا

نہیں یہ جرأت تو اور کیا میں اُنکی توصیف کر رہا ہوں
خدا نے ذوقِ طلب میں ثاقبؔ کیا ہے خود احترام جن کا

(شہابِ ثاقب)

۲

ہے نامِ نامی تمہارا لب پر دُرود تم پر سلام تم پر
ادھر بھی ہو اِک نگاہ سرور دُرود تم پر سلام تم پر

تم ہی ہو شمعِ حریمِ داور دُرود تم پر سلام تم پر
ہیں تم سے دونوں جہاں منور دُرود تم پر سلام تم پر
چمن چمن تذکرہ تمہارا یہ کہکشاں راستہ تمہارا
تمہاری خوشبو گلوں کے اندر دُرود تم پر سلام تم پر
لحن ہے سرچشمۂ صداقت زباں ہے گنجینۂ فصاحت
لبوں پہ قربان موجِ کوثر دُرود تم پر سلام تم پر
تمہارے نقشِ قدم سے پائی ہے خاک نے ایسی سربلندی
زمیں کو ہے فوق آسماں پر دُرود تم پر سلام تم پر
رہ وفا سے ہٹائے گا کیا زمانہ اُس کو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر دُرود تم پر سلام تم پر
ہم اب کس کے در پہ جائیں کسے غمِ زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بے کسوں کے یاور دُرود تم پر سلام تم پر
کبھی تو آئے گا وہ زمانہ کبھی تو ہو گا مرا بھی جانا
کہوں گا روضے پہ سر جُھکا کر دُرود تم پر سلام تم پر

عبدالرحمٰن خادمؔ گجراتی

تمنّا ہے دیکھوں جمالِ محمدؐ

ہے دُنیا میں روشن کمالِ محمدؐ

زبانوں پہ توصیفِ احمدؐ ہے جاری
دلوں پہ ہے چھایا جلالِ محمدؐ
زمانے میں ہمسر نہیں کوئی اُن کا
جہاں میں نہیں ہے مثالِ محمدؐ
بلایا اُنہیں حق نے معراج کی شب
کھلا عرش والوں پہ حالِ محمدؐ
اُنہیں اپنی اُمّت کا ہے پاس کتنا
ہے اُمّت کی بخشش سوالِ محمدؐ
دُعا ہے یہ خادؔم کی مولا سے ہردم
اِسے بھی دکھا دے جمالِ محمدؐ

خالد ہدایت بھٹی

امامِ انبیاء خیرالبشرؐ محبوبِؐ یزدانی
نہیں ادراک رتبے کا ترے مقدورِ انسانی
خدا کے بعد تجھ سے کوئی افضل ہو نہیں سکتا
ہیں شاہد تیری عظمت پر سبھی آیاتِ قرآنی
ترے کردار سے روشن ہوئیں اخلاق کی قدریں
ہوا اقوال سے کشفِ غطائے رازِ پنہانی

کہوں کیا تھے تیرے افکار اور اشغال کے مرکز
خداطلبی، خداجوئی - خدابینی - خدادانی
عرب کے تیرہ و تاریک دِل لوگوں کو تو نے ہی
نکالا قصرِ ظلمت سے بنایا اُن کو نورانی
وہ جن کی ضرب سے ٹوٹا غرورِ قیصر و کسریٰ
سکھایا تھا تجھی نے اِن کو آئین جہانبانی
غلاموں کو کیا آزاد لیکن اہلِ حکمت کو
پسند آئی دل و جاں سے ترے ہی گھر کی دربانی
ذلیل و خوار اور ناکام دشمن ہو گئے سارے
تجھے ہر گام پر حاصل ہوئی تائید ربّانی
غلامی تیری خالدؔ کو ہے ہر اعزاز سے پیاری
کہ رتبے میں تری چوکھٹ ہے رشکِ تاجِ سلطانی

ملک نذیر احمد ریاض

اے کعبۂ مہر و وفا — اے قبلۂ صدق و صفا
اے مخزنِ جُود و سخا — اے معدنِ فہم و ذکا
اے منبع علم و ہدیٰ
کن چارۂ آزارِ ما
اے بارش ابر کرم — اے نازشِ خیرِ اُمم

اے پیکرِ جاہ و حشم　　　اے زینتِ باغِ ارم

اے شافع روزِ جزا

کن چارۂ آزارِ ما

اے مرہمِ زخمِ جگر　　　اے تابشِ نورِ سحر

اے روکشِ بزمِ قمر　　　اے راحتِ قلب ونظر

اے مشعلِ راہِ خدا

کن چارۂ آزارِ ما

اے چارۂ سوزِ نہاں　　　اے غم گسارِ بیکساں

اے غازۂ روئے جناں　　　اے مرجع شاہنشہاں

اے شیشۂ عطر و رضاء

کن چارۂ آزارِ ما

اے مامن و ملجا و من　　　اے رونقِ بزم چمن

اے نافۂ مشکِ ختن　　　اے فخرِ دورِ ہر زمن

اے سرخوش جامِ غناء

کن چارۂ آزارِ ما

اے شہپرِ روح الامیں　　　اے مہرِ انوارِ یقیں

کہتا ہے باقلبِ حزیں　　　تیرا ریاضِ کمترین

اے تاجدارِ انبیاء

کن چارۂ آزارِ ما

محمد سلیم شاہجہانپوری

میرا رسول ارفع و اعلیٰ دکھائی دے
رُتبے میں سب رسولوں سے بالا دکھائی دے

ممکن نہیں وہ چہرۂ زیبا دکھائی دے
ہاں تیرا فضل ہو تو خدایا دکھائی دے

یا رب مجھے اک آئینہ ایسا نصیب ہو
جس آئینہ میں اُنؐ کا سراپا دکھائی دے

سونے سے پہلے وِردِ زباں ہو دُرود پاک
شاید کہ خواب ہی میں وہ جلوہ دکھائی دے

ہر گام پر ہو پیشِ نظر سیرتِ رسولؐ
ہر موڑ پر حضورؐ کا اُسوہ دکھائی دے

ہر شعر ہو حضورؐ کی مدحت سے مستنیر
ہر لفظ میں اُنھیں کا اجالا دکھائی دے

جس ہاتھ سے میں نعتِ محمدؐ کروں رقم
روشن ہو اِس قدر یدِ بیضا دکھائی دے

ہر ہر ورق پہ ثبت ہیں سیرت کے وہ نقوش
قرآن بھی اُنھیں کا سراپا دکھائی دے

نورِ نبیؐ ازل سے ابد تک ہے ضوفشاں
ہر اک قدم پہ نقش اُنہیں کا دکھائی دے

دل سے اگر ہو طاعتِ محبوبِ کبریا
دنیا بھی عکسِ عالمِ بالا دکھائی دے

دل میں اگر ہو ذکرِ حبیبِ خدا کا نور
ہر آئینہ نظر کو مُجلیٰ دکھائی دے

جس کو ملے مقام فنا فی الرسولؐ کا
وہ کیوں نہ ہر نگاہ کو یکتا دکھائی دے

ہو جائے گر حضورؐ کا لطف و کرم سلیم
رفعت پہ عاصیوں کا ستارہ دکھائی دے

(۱۷ مارچ ۱۹۸۶ء)

۲

اللہ رے فیض ساقئ کوثر سرشت کا
اُمّت پہ جس نے کھول دیا در بہشت کا

کایا پلٹ کے رکھ دی ہر اک بدنہاد کی
چولا بدل کے رکھ دیا ہر بدسرشت کا

مومن بنایا مُشرک و آتش پرست کو
قبلہ درست کر دیا دیر و کنشت کا

سمجھا دیا حضورؐ نے انجامِ خیر و شر
بتلایا فرق آپؐ نے خوب اور زشت کا

مہکے ہیں باغِ سیرۃِ خیرالبشرؐ کے پھول
نقشہ جما ہوا ہے نظر میں بہشت کا

طائف کی سرزمین نے دیکھا یہ ماجرا
بدلہ دعائے خیر تھا ہر سنگ و خشت کا

کی جس نے دل سے طاعتِ محبوبِ کبریا
دوزخ کا خوف اس کو نہ ارماں بہشت کا

رکھا ہے جس نے پیشِ نظر اُسوۂ رسولؐ ۔۔۔ طالب کبھی نہ ہوگا وہ دنیائے زشت کا
آنکھیں ہوئی ہیں اشکِ ندامت سے ہمکنار ۔۔۔ عنوان مغفرت ہے مری سرنوشت کا
میں ہوں غلامِ شافعِ روزِ جزا سلیم
کیا خوف ہو مجھے مرے اعمالِ زشت کا

سمیع اللہ بھاگلپوری

مظہرِ عشق ہے آئینۂ ادراک مرا ۔۔۔ دامِ صیاد ہے اندیشۂ بیباک مرا
دیکھ ہے اشک فشاں دیدۂ غمناک مرا ۔۔۔ دامنِ صبرِ غمِ ہجر میں ہے چاک مرا
محفلِ دہر میں میرا کوئی غماز نہیں
میرا اندازِ طبیعت بھی کوئی راز نہیں
آج کیوں میری تاسّف پہ طبیعت آئی ۔۔۔ روبرو عشق کے کیا ہجر کی وحشت آئی
دیکھ اے شوق کہ بیتابئ الفت آئی ۔۔۔ میرے الفاظ سے خوشبوئے محبت آئی
جی میں آتا ہے کہ کچھ عشق کے آثار کہوں
اپنے دلدار سے حالِ دلِ بیمار کہوں
میری آواز میں قُدسی کی زبانیں غلطاں ۔۔۔ مدحتِ احمدِ مرسلؐ میں ہوں گوہر افشاں
عظمتِ صاحبِ لولاک میں دل ہے حیراں ۔۔۔ جن کے مضمونِ نبوت کے تھا آدم عنواں
وادیِ طور پہ موسیٰ کی امامت آئی
اس کے پردے میں محمدؐ کی بشارت آئی

جس نظر سے دلِ صدیقؓ نے دیکھا تجھ کو ساز فاروقؓ نے جو نغمہ سنایا تجھ کو
دل میں عثمانؓ نے جس طرح بسایا تجھ کو زورِ کرارؓ نے جس طرح سراہا تجھ کو
کاش اسلاف کا وہ دردِ جگر ہو مجھ میں
گرمیٔ عشقِ ابوذرؓ کا اثر ہو مجھ میں

مرزا محمد افضل شاہد

وہ دِل جو محمدؐ کا طلبگار نہیں ہے
خالق کی محبت کا سزاوار نہیں ہے
جس باغ میں ہیں پھول کھلے نورِ نبی سے
اس دنیا میں ویسا کوئی گلزار نہیں ہے
اِس محسنِ انسان کی عظمت ہے نظر میں
انساں سے کسی شے کا طلبگار نہیں ہے
دُنیا میں قیادت کیلئے آئے کئی لوگ
اِس جیسا مگر کوئی بھی سردار نہیں ہے
جس شخص کو حاصل نہیں عرفانِ محمدؐ
مجنوں ہے وہ دیوانہ ہے ہوشیار نہیں ہے
وہ صبر و رضا عزم و توکل کا تھا پیکر
جز اِس کے کوئی محرمِ اسرار نہیں ہے
اللہ بھی عاشق ہوا جس حُسن پہ شاہدؔ
اِس حُسنِ مجسم سے کسے پیار نہیں ہے

منصور احمد شاہد اناوی لکھنوی

جو کرن شمعِ مدینہ سے اِدھر آئی ہے — کس کو معلوم ہے میرے لئے کیا لائی ہے
مدتوں اُس کو رہا تنگیٔ داماں سے گِلہ — جس نے جھولی تیرے در پر کبھی پھیلائی ہے
جب بھی آیا ہے مجھے گنبدِ خضریٰ کا خیال — چاندنی دِل کے دریچوں میں اُتر آئی ہے
وہ عرب ہو کہ عجم صورتِ تصویرِ خموش — سامنے تیرے کسے قوت گویائی ہے
کیسے سناٹے میں آئی ہے صدا اقراء کی — کس کی آواز رفیقِ دمِ تنہائی ہے
فاتح بدر و اُحد ہم پہ ہو بھی ایک نظر — حق و باطل میں ابھی معرکہ آرائی ہے

کیوں نہ ہو ناز محبت پہ نبیؐ کی شاہدؔ
یہ محبت تو میرا ورثۂ آبائی ہے

شبیر احمد شبیرؔ

عالمِ بحر و بر میں تصادم انساں تھا لاچار
غرق تھی دنیا تاریکی میں بدیاں تھیں بسیار
نام کو تھا کوئی نہ مسیحا ہر سُو تھے بیمار
آخر آئی جوش میں رحمت آیا اک غم خوار
"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

غارِ حرا سے آنے والا مہر عالم تاب
اس تاریک جہاں کو اُس نے کر دیا اِک مہتاب

کتنا سچا نکلا آخر ابراہیمؑ کا خواب
ہرسو روئے زمیں پر پھیلے قرآں کے انوار

"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

کوئی بشر گِن سکتا نہیں اُس محسن کے اِحسان
اُس کے اِحسانوں کے نیچے انساں اور حیواں

انسانی سوچوں سے بالا اُس کی ارفع شان
فرش سے اُٹھ کر عرش کو جانے والا وہ دِلدار

"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

مالک تھا کونین کا لیکن فقر رہا مرغوب
تاج و تخت سے مستغنی تھا اللہ کا محبوب

تاہم ایسی شان کہ قیصر جیسے بھی مرعوب
اللہ کا وہ کامل مظہر قدرت کا شہکار

"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

حشر کے دن تک دائم جس کی قوت کے آثار
جس کے دم سے پایا ہم نے مہدی سا جیدار

ذاتِ محمدؐ جود و سخا کا اک بحرِ ذخار
محشر کے میدانِ شفاعت میں بھی کل مختار

"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

ختمِ نبوّت جس کی فضیلت ہر خوبی کا خاتم

رحمتِ یزداں نورِ مجسّم سیّدِ وُلدِ آدم

صل اللہ علیہ وسلّم پڑھتا ہوں میں پیہم

نامِ محمدؐ لب پر آئے دن میں جتنی بار

"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

حقِّ نعت ادا کرنے سے قلم مرا معذور

لیکن ذکرِ جانِ تمنا مجھ کو ہے منظور

پاس ہے اِک روئی کا گالا پھر بھی ہوں مسرور

عشقِ محمدؐ ہی سے ہو گا آخر بیڑا پار

"پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار"

غلام قادر شرؔق بنگلوری

صدائے قُلقلِ مینا میں کیا تاثیر ہے قُم کی

نکلتی ہیں زمینِ میکدے سے روحیں مردم کی

ہے دیکھا جلوۂ رخسار و خالِ مصطفیٰ جس نے

نہ دیکھے عمر بھر صورت کبھی مہتاب و انجم کی

کوئی پوچھے تو حلفاً غنچہ و گل سے ذرا چل کر

نہ کی تقلید کیا تم نے محمدؐ کے تبسّم کی

میں رویا اِس قدر ہجرِ رسول اللہؐ میں شب بھر
کہ یک یک قطرہ نے کی ہمسری دریائے قلزم کی

گدائے احمدِ مرسلؐ ہوں زیبا دَلق ہے مجھ کو
حقیقت کیا ہے جسکے روبرو بخاب وقاقم کی

دعائے بَد نہ کرتی ظالموں کے ظلم سَہ کر بھی
دلیل اُس رحمۃ اللعالمیں کے ہے ترحم کی

خدا کی حمد اور نعتِ محمدؐ کا وظیفہ ہے
زباں میں شرقؔ کے جب تک رہے طاقت تکلّم کی

(بدر قادیان اکتوبر ۱۹۵۶ء)

ارشاد احمد شکیب

تو نورِ مجسم ہے دو عالم سے حسیں ہے
"تابندہ ترے نور سے آدم کی جبیں ہے"

سب دولتِ کونین تیرے زیرِ نگیں ہے
اک لفظ "نہیں" ہے جو تیرے پاس نہیں ہے

اے شاہِدِ لولاک یہ سب تیرا کرم ہے
حاصل جو ہمیں دولتِ ایمان و یقیں ہے

جو شہر مشرف ہے تیرے نقشِ قدم سے
واں سجدہ کناں آج دو عالم کی جبیں ہے

وہ ذات جسے دُور سمجھتا تھا زمانہ

تو نے یہ بتایا کہ رگِ جاں سے قریں ہے

سب ختم ہوئے تجھ پہ کمالاتِ نبوّت

تجھ سا ہو کوئی اور یہ ممکن ہی نہیں ہے

جو ذات سما سکتی نہیں ارض و سماء میں

دیکھو تو اسے قلبِ محمدؐ میں مکیں ہے

کہتا ہے شکیبؔ عرش جسے سارا یہ عالم

وہ صاحبِ اسراء کیلئے مثلِ زمیں ہے

حکیم محمد صدیق شمس

کروں کیا مدحتِ شانِ محمدؐ　　خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

وہ بن جاتا ہے ممدوحِ بشر خود　　جو ہو مدحت گر شانِ محمدؐ

کروں کس مُنہ سے ذکرِ لالہ و گل　　نظر میں ہے گلستانِ محمدؐ

سکھاتا ہے جو انساں کو معارف　　وہی تو ہے دبستانِ محمدؐ

جو خاطر میں نہ لاتے تھے کسی کو　　بنے آخر غلامانِ محمدؐ

ارادہ قتل کا جو لے کے آئے　　بنے وہ جاں نثارانِ محمدؐ

مٹا دی سطوتِ باطل خدا نے　　بڑھا دی شوکت و شانِ محمدؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ　　یہ تھے گلہائے بُستانِ محمدؐ

دلیلوں کی ضرورت شمسؔ کیا ہے

محمدؐ خود ہیں بُرہانِ محمدؐ

عبدالحمید شوقؔ

لازم ہے احترام رسولِ کریمؐ کا
ہے عرش پر مقام رسولِ کریمؐ کا

ہر ذرہ کائنات کا پڑھنے لگا درود
نکلا جو مُنہ سے نام رسولِ کریمؐ کا

دونوں جہان ہیں تو ہیں آپؐ کیلئے
ارض و سما تمام رسولِ کریمؐ کا

صلِ علیٰ کا ورد ہے میری زبان پر
لب پر ہے میرے نام رسولِ کریمؐ کا

دونوں جہاں میں اسمِ محمدؐ کی روشنی
دونوں جہاں میں نام رسولِ کریمؐ کا

کس درجہ رام ہو گئے سنتے ہی سنگدل
شیریں ہے وہ کلام رسولِ کریمؐ کا

پڑھتا ہے خود خدا بھی درود آپؐ پر مدام
کتنا ہے احترام رسولِ کریمؐ کا

میری زبانِ شوقؔ پہ رہتا ہے ذکرِ خیر
دن رات صبح و شام رسولِ کریمؐ کا

غلام محی الدین صادقؔ

اِک ہادیٔ اکبر کا نعرہ جب گونج اٹھا کوہساروں میں
محسوس ہوا اُس ہیبت کا پرزور اثر درباروں میں

سرکارِ دوعالمؐ ایسے ہیں نبیوں کے مبارک حلقے میں
ممتاز و یگانہ ہوتا ہے جیسے مہِ کامل تاروں میں

سوچو تو سہی آنحضرتؐ کے انوار کا عالم کیا ہوگا
جب آپؐ کے خوشہ چیں یارو آتے ہیں نظر سیاروں میں

محبوبِ خدا، مخدوم ملک کیا شان ہے کملی والے کی
ہے قادر مطلق یاروں میں جبریل ہے خدمتگاروں میں
ساحل پہ سفینے آپہنچے وہ اسمِ گرامی کام آیا
موجوں کی تلاطم خیزی میں، طوفانوں میں منجدھاروں میں
لاریب یہ سارا لطف وکرم ہے ساقیٔ کوثر کا صادقؔ
تحریر ہمارا نام ہوا جو وحدت کے میخواروں میں

محمد صدیق امرتسری

نورِ حق ہے نورِ تابانِ محمد مصطفیؐ
رحمۃ للعالمین شانِ محمد مصطفیؐ
رشکِ صد گلشن ہے بُستانِ محمد مصطفیؐ
وحیِ ربّانی ہے فرمانِ محمد مصطفیؐ
اِس سے بڑھکر اور کیا ہوگی فضیلت آپؐ کی
ربِ کعبہ ہے ثنا خوانِ محمد مصطفیؐ
خاتَمِ جملہ رسولاں پیشوائے جن وانس
اللہ اللہ عظمت و شانِ محمد مصطفیؐ
تا ابد تشنہ لبانِ نوعِ انساں کے لئے
موجزن ہے بحرِ فیضانِ محمد مصطفیؐ
غم نہ کر ہیں درپئے آزار گر اپنے بھی آج
چھوٹنے پائے نہ دامانِ محمد مصطفیؐ
شب بسر کی صبح ہوتے ہی مسلماں ہوگیا
دشمنِ حق تھا جو مہمانِ محمد مصطفیؐ
کون ہے جو کر سکے تسخیر یوں سرکش قلوب
کس نہ باشد جز غلامانِ محمد مصطفیؐ
خود خدا جس کا منزل اور محافظ ہے مدام
شرع کا حل ہے وہ قرآنِ محمد مصطفیؐ
پا نہیں سکتا کبھی وہ حق تعالیٰ کی رضا !!
ہو جسے حاصل نہ رضوانِ محمد مصطفیؐ

کر رہی ہے آیت یُحبِبْکُمُ اللہ بھی عیاں کتنی پیاری ہے اُسے جانِ محمد مصطفیٰؐ
جسکی نکہت سے معطر ہیں زمین و آسماں لا جرم ہے وہ گلستانِ محمد مصطفیٰؐ

کر دُعا صدیقؔ محشر میں بھی مل جائے پناہ
تجھ کو زیرِ ظلِّ دامانِ محمد مصطفیٰؐ

(دِل کی دُنیا)

۲

دو جہاں آپؐ سے رخشاں ہیں رسولِ عربیؐ
جان و دِل آپؐ پہ قرباں ہیں رسولِ عربیؐ

ختم ہے آپؐ پہ لاریب نبوت کا مقام
آپؐ سردارِ رسولاں ہیں رسولِ عربیؐ

دافع رنج و بلا رحم و کرم کے خوگر
آپؐ ہر دَرد کا درماں ہیں رسولِ عربیؐ

ہادیِٔ جن و بشر شافع روزِ محشر
کس قدر آپؐ کے احساں ہیں رسولِ عربیؐ

آج کل شامتِ اعمال سے اپنی شاید
سخت بے حال مسلماں ہیں رسولِ عربیؐ

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

خندہ زن اُن پہ شبستاں ہیں رسولِ عربیؐ

آدمیت جنہیں دُنیا کو سکھانا ہے وہی

آدمیت سے گریزاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہے چمن زاروں پہ کانٹوں کا تسلط ہر سُو

پُھول پژمردہ و حیراں ہیں رسولِ عربیؐ

دیکھ کر آپؐ کے گلزاروں کی یہ حالتِ زار

طعنہ زن خارِ مغیلاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہم غریبوں کی بھی فریادرسی ہوجائے

آپ غم خوارِ غریباں ہیں رسولِ عربیؐ

ہے قصور اپنا بس اِتنا ہی کہ ہم دنیا میں

حامل مشعلِ قرآں ہیں رسولِ عربیؐ

آپؐ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے

مال وجاں حاضر و قرباں ہیں رسولِ عربیؐ

ساری دُنیا تیرے نوروں سے منور کردیں

یہ ارادے یہی ارماں ہیں رسولِ عربیؐ

(دل کی دُنیا)

صوفی محمد اسحاق

وہ مہرِ منور وہ دلبر ہمارا خدا نے فلک پر جسے خود پکارا
وہ قوموں کا ہادی وہ دنیا کا رہبر تھکا راہِ حق میں کبھی جو نہ ہارا

وہی رہبر و راہنما ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

وہ شیدائے حق اور حق اس پہ شیدا ہوئی جس سے حق کی حقیقت ہویدا
وہ نورِ مبیں اور فخر رسولاں عرب کی زمیں میں ہوا تھا جو پیدا

وہی دلبر و دلستاں ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

عبادت کے جس نے طریقے بتائے ریاضت کے جس نے سلیقے سکھائے
عقیدت کے سر سب کے جس نے جھکائے حقیقت کے جلوے تھے جس نے دکھائے

وہی ہادی و ناخدا ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

دلائل سے جس نے کیا سب کو قائل براہیں سے جس نے کیا سب کو گھائل
بتوں پر جو رہتے تھے ہر آن مائل کیا اُن کو توحید کا دل سے قائل

وہی مصطفیٰ مجتبیٰ ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

عبادت میں جوتھا سدا محو رہتا ریاضت میں جوتھا سدا کھویا رہتا
جسے اپنا غم تو کبھی کچھ نہ کہتا مگر غیر کے غم میں غمگین رہتا

وہی مشفق و مہرباں ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

قیامت کے دن جو شفاعت کریگا غریبوں کی جو واں حمایت کریگا
خدا جس کے صدقے عنایت کریگا خدا جس کے باعث رعایت کریگا

وہی قائد و مُقتدا ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

جو خلّاقِ عالم کا ظلِّ مبیں تھا صداقت کی جو ایک حبل متیں تھا
زمیں پر جو خود ایک نورِ مبیں تھا جو حق کیلئے ایک حسنِ حسیں تھا

وہی دلبر و جانِ جاں ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

وہ پر نور سینہ و قلب مطہر مزمّل مدثّر وہ روحِ مُعطّر
وہ محسن وہ جود و سخا کا سمندر حسینانِ عالم سے ہے جو حسیں تر

وہی مہ وش و مہ لقا ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

بہ ظاہر وہ بے شک مکینِ زمیں ہے مقام اُسکا لیکن وہ عرشِ بریں ہے
وہی ذاتِ باری کا نعم القریں ہے کہ وہ قائدِ زمرۂ مرسلیں ہے

وہی نقطۂ ارتقا ہے ہمارا
محمدؐ ہمارا - محمدؐ ہمارا

۲

محمدؐ رحمۃ للعلمین ہے
محمدؐ عند ذی العرش مکیں ہے

محمدؐ دلبرِ ذاتِ یگانہ
محمدؐ مطلعِ نورِ یقیں ہے

محمدؐ مظہرِ ذاتِ خداوند
محمدؐ عکسِ ربُّ العلمیں ہے

وہ ہے خیر البشرؐ خیر الرسلؐ ہے
اسی باعث وہ ختم المرسلیںؐ ہے

وہ ہر مرسل سے ہے اعلیٰ و برتر
وہ فخرِ اوّلین و آخریں ہے

وہ بحرِ بیکراں ہے معرفت کا
محمدؐ منزلِ روح الامیں ہے

محمدؐ فخرِ موجوداتِ عالم
محمدؐ ایک تخلیقِ حسیں ہے

محمدؐ سا نہیں کوئی جہاں میں
نہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں ہے

شفیعِ بے شک وہی ہے روزِ محشر
ہمیں اس بات کا کامل یقیں ہے

نہیں احسان اُسپر اسکی مدحت
کہ اُسکی ذات فخرِ مادحیں ہے

ضلالت چار سو پھیلی ہوئی ہے
بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے

ضلالت سے اگر ہم کو ہے بچنا
محمدؐ ہی فقط حصنِ حصیں ہے

مقام اسکا کوئی جو پوچھے صوفیؔ
وہ میرِ مجلسِ عرشِ بریں ہے

سلام اس پر درُود اس پر پڑھو تم
کہ وہ تنہا شفیع المذنبیں ہے

مبشر احمد طاہرؔ

آپؐ محبوبِ حق ہیں حبیبِ خدا
آپؐ شمس و قمر آپؐ نورالہدیٰ

آپؐ کے دم سے روشن ہیں کون و مکاں
آپؐ سے ابتداء آپؐ سے انتہا

آپؐ ہی مرجعِ خاص بھی عام بھی
آپؐ سے فیض پاتا ہے چھوٹا بڑا

آپؐ کے دم قدم سے بہارِ جناں
آپ کے دم قدم سے فضا پُرفضا

آپؐ کی منزلیں آپؐ کی رفعتیں
قَابَ قَوسَین اور سِدرَۃُ المُنتہیٰ

آپؐ کی ذات نورٌ علیٰ نور ہے
آپؐ کی ذات ہے بعد ذاتِ خدا

آپؐ آقا مرے، میں غلام آپؐ کا
ہر بُنِ مُو سے طاہرؔ کے آئے صدا

ظفر احمد ظفرؔ

آؤ درود پڑھ کے کریں اس نبیؐ کی بات
ہے جس کی ذات باعثِ تخلیقِ کائنات

جس کی ضیا سے چھٹ گئیں تاریکیاں تمام
روئے زمیں پہ چھا گئیں جس کی تجلّیات

انساں بھٹک رہا تھا کوئی رہبر نہ تھا
چھائی ہوئی تھی جہل کی کالی سیاہ رات

اِکراہ و جبر و جَور کا دنیا میں دور تھا
تھا بے بسوں پہ تنگ ہوا عرصۂ حیات

اہلِ جہاں تھے حق و صداقت سے بے خبر
ہر شخص تھا اسیرِ طلسمِ توہمات

تھا مال و زر ہی باعثِ اِکرام و اِفتخار
سنتا نہ تھا غریب کی کوئی جہاں میں بات

آئے جو آنحضورؐ تو حل ہوگئیں تمام — انسانیت کی راہ میں جتنی تھیں مشکلات
لاکھوں دلوں کو لوٹ لیا اِک نگاہ میں — میرے رسولِ پاکؐ کے کیا کیا ہیں معجزات
کیا کم یہ معجزہ ہے کہ خانہ بدوش قوم — اُٹھ کر جہاں کو دے گئی درسِ الٰہیات
مُنکر ہے گو زبان مگر مانتے ہیں دل — دامن ہے مصطفیٰؐ کا فقط دامنِ نجات
بادِ بہار بن کہ وہ آئے جہان میں — سُوکھے چمن کا ہوگیا سرسبز پات پات
ایسا دیا بشر کو مساوات کا سبق — باقی رہی دلوں میں نہ تفریقِ ذات پات
ختم الرُسلؐ ہمارے سراجِ مُنیر ہیں — روشن انہیں کے نور سے ہے ہر نبی کی ذات
دل جھومے کیوں نہ سُن کے اذاں دن میں پانچ بار — اُٹھتی ہے گونج نامِ محمدؐ کی شش جہات

سنتے بھی ہو ظفرؔ کہ اذانِ سحر ہوئی
حَیَّ عَلَی الفلاح و حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ

(الفضل ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء

ظفر محمد ظفرؔ

تجھ پہ قربان مری جان رسولِ عربیؐ — کیا ہی اونچی ہے تری شان رسولِ عربیؐ
تجھ سا پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا کوئی — تیری یکتائی پہ قربان رسولِ عربیؐ
دور سے دیکھا جسے چشمِ کلیم اللہ نے — تو ہے وہ جلوۂ فاران رسولِ عربیؐ
ذات واجب کے سوا فوق ترے کچھ بھی نہیں — غایتِ عالمِ امکان رسولِ عربیؐ
تیرے ہی جام سے ملتی ہے حیاتِ دائم — ساقیٔ کوثرِ عرفان رسولِ عربیؐ

تیری آمد سے ہوا رحمتِ باری کا نزول
تُو ہے وہ بندۂ رحمان رسولِ عربیؐ

تیرے ہی فیض سے موقوف ہوا وأد بنات
محسنِ طبقۂ نسوان رسولِ عربیؐ

یہ بھی اعجاز ہے تیرا کہ شُتر بانِ عرب
ہو گئے شاہ و جہاں بان رسولِ عربیؐ

سلکِ وحدت میں پروئے تھے جو موتی تُو نے
آج ہیں پھر وہ پریشان رسولِ عربیؐ

آج اُمت ہے تری لہو و تجارت میں مگن
مسجدیں ہو گئیں ویران رسولِ عربیؐ

مغربی فلسفہ محبوب ہے اُمّت کو تری
اور مہجور ہے قرآن رسولِ عربیؐ

ہاں دُعا کیجئے گا محیٔ مولیٰ کے حضور
پھر مسلماں ہوں مسلمان رسولِ عربیؐ

(الفرقان جنوری فروری ۱۹۶۰ء)

راجہ نذیر احمد ظفر

گلدستۂ صفات ہے سیرت رسولؐ کی
عنوانِ کائنات ہے سیرت رسولؐ کی

دولہا ہے کائنات کا محبوبِ کبریاؐ
پھولوں بھری برات ہے سیرت رسولؐ کی

ہے طُور سے سوا دلِ عِشاقِ مصطفیٰ
اصلِ تجلیّات ہے سیرت رسولؐ کی

قرآن کا مثیل ہے کردارِ آں جناب
یعنی خدا کی بات ہے سیرت رسولؐ کی

ہیبت فزا ہے نعرۂ تکبیرِ مصطفیٰ
موتِ منات ولات ہے سیرت رسولؐ کی

انسانیت کے ہاتھ میں کیا ہے جو یہ نہ ہو
سرمایۂ حیات ہے سیرت رسولؐ کی

کچھ مصلحت کی بات ہے کچھ حادثات ہیں
اِک دِل کی واردات ہے سیرت رسولؐ کی

اقوالِ مصطفیٰ! سو معارف کی جان ہیں
اور جانِ واقعات ہے سیرت رسولؐ کی

ہے خالقِ حیات ہی خود منزلِ حیات
اور جادۂ حیات ہے سیرت رسولؐ کی

مشکل میں مبتلا ہے اب اُمت رسولؐ کی
اور حلِّ مشکلات ہے سیرت رسولؐ کی

عبدالحیٔ عارف

محمد مصطفیٰؐ سردارِ عالم مظہرِ خالق
انیس و ہمدمِ اولادِ آدم رہبرِ صادق

خزاں دیدہ گلستاں میں بہار صدچمن آیا
مٹانے شرک کا دنیائے دوں سے بیخ وبُن آیا

قرآنِ پاک دے کر کر دیا مبعوث قادر نے
جُھکا دیں جسکے آگے گردنیں شاہانِ جابر نے
نظامِ نو کیا قائم بفرمانِ خدا جس نے
کھڑا شاہ و گدا کو ایک صف میں کر دیا جس نے
نئی اِک روشنی پیدا ہوئی مکّہ کی بستی سے
نقوشِ باطلہ جس نے مٹائے لوحِ ہستی سے
کیا باطل کی ظلمت سے حقیقت کی ضیا پیدا
منات ولات کے گھر سے خدا کو کر دیا پیدا

قلمی نسخہ ظہور المہدی (منظوم)

عبدالرحیم راٹھور کاشمیری

یہی آرزو ہے مری ربِّ باری
زبان پر ہو پیاری سی اک نعت جاری
خیابان یثرب میں ہر شاخِ گل کی
کروں اشکِ اخلاص سے آبیاری
عقیدت کے پھولوں کی بارش ہو ہر دم
فضا میں چلے ایسی بادِ بہاری
نچھاور کروں لعل و گوہر جہاں کے
بہ اخلاص و با جذبۂ خاکساری
سدا گنبدِ سبز کے بام و در کی
بہ لعلِ بدخشاں کروں مینا کاری
پڑھوں روضۂ پاک کے روبرو پھر
سلامِ محبت بصد آہ و زاری
الٰہی کرم خیرِ اُمّت پہ فرما
کہ تاریک شب اور طوفاں ہے بھاری
مسرت بھری صبحِ نو زُود تر لا
سکوں سے بدل دے مری بے قراری

اِسی دھن میں یاد آگیا وہ زمانہ
کہ ہر سو جہالت کے بادل تھے طاری

عجم دیومالا کے چکر میں بےکل
عرب بن چکے تھے بتوں کے پجاری

ہر سو فضا میں تھے جنگوں کے بادل
سکوں سے تھے محروم تُرک اور تاری

نہ ماں محترم تھی نہ بیٹی پیاری
ادب تھا بڑوں کا نہ کچھ پاسداری

کھلونہ تھی اک صنفِ نازک جہاں میں
یہ صیدِ زبوں اور دنیا شکاری

ہر اِک سو تظلم کا سکّہ تھا جاری
بھلا کون سنتا وہاں آہ و زاری

یہ بگڑے ہوئے کام جس نے سنوارے
وہی ہیں محمدؐ خدا کے دُلارے

عبیداللہ علیم

ایسی تیز ہوا اور ایسی رات نہیں دیکھی
لیکن ہم نے مولا جیسی ذات نہیں دیکھی

اُس کی شانِ عجیب کا منظر دیکھنے والا ہے
اِک ایسا خورشید کہ جسنے رات نہیں دیکھی

بستر پر موجود رہے اور سیر ہفت افلاک
ایسی کسی پر رحمت کی برسات نہیں دیکھی

اُس کی آل وہی جو اُس کے نقشِ قدم پر جائے
صرف ذات کی ہم نے آلِ سادات نہیں دیکھی

ایک شجر ہے جس کی شاخیں پھیلتی جاتی ہیں
کسی شجر میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی
اک دریائے رحمت ہے جو بہتا جاتا ہے
یہ شانِ برکات کسی کے ساتھ نہیں دیکھی
شاہوں کی تاریخ بھی ہم نے دیکھی ہے لیکن
اُس کے دَر کے گداؤں والی بات نہیں دیکھی
اُس کے نام پہ ماریں کھانا اب اعزاز ہمارا
اور کسی کی یہ عزت اوقات نہیں دیکھی
صدیونکی اس دھوپ چھاؤں میں کوئی ہمیں بتلائے
پوری ہوتی کون سی اُسکی بات نہیں دیکھی
اہل زمیں نے کون سا ہم پر ظلم نہیں ڈھایا
کونسی نصرت ہم نے اُسکے ہات نہیں دیکھی

۲

کمال آدمی کی انتہا ہے
وہ آئندہ میں بھی سب سے بڑا ہے
کوئی رفتار ہو گی روشنی کی
مگر وہ اس سے بھی آگے گیا ہے
جہاں بیٹھے صدائے غیب آئی
یہ سایہ بھی اُسی دیوار کا ہے

مجسّم ہو گئے سب خواب میرے
مجھے میرا خزانہ مل گیا ہے
حقیقت ایک ہے لذت میں لیکن
حکایت سلسلہ در سلسلہ ہے
یونہی حیراں نہیں ہیں آنکھ والے
کہیں اِک آئینہ رکھا ہوا ہے
وصالِ یار سے پہلے محبت
خود اپنی ذات کا اِک راستہ ہے
سلامت آئینے میں ایک چہرہ
شکستہ ہو تو کتنے دیکھتا ہے
چلو اب فیصلہ چھوڑیں اسی پر
ہمارے درمیاں جو تیسرا ہے
رکھو سجدے میں سر اور بھول جاؤ
کہ وقت عصر ہے اور کربلا ہے
کسی بچے کی آہیں اُٹھ رہی ہیں
غبار اک آسماں تک پھیلتا ہے
اندھیرے میں عجب اِک روشنی ہے
کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے

ہزاروں آبلے پائے سفر میں
مسلسل قافلہ اِک چل رہا ہے
جدھر دیکھوں میری آنکھوں کے آگے
انہی نورانیوں کا سلسلہ ہے
یہ کیسے شعر تم لکھنے لگے ہو
عبیداللہ تمہیں کیا ہوگیا ہے

فیض چنگوی

وہ نورِ اوّلیں آیا وہ نورِ آخریں آیا
مبارک ہو جہاں والو وہ تاجِ مرسلیںؐ آیا

نبی کامل، بشر کامل، کمالِ شفقت و احساں
خدا کے نور میں ڈوبا ہوا ماہِ مبیں آیا

نبی اُمی لقب لیکن مُعلّم ساری قوموں کا
بہ ایں خُلقِ مجسم حاملِ دینِ متیں آیا

مقدس، ارفع و اعلیٰ نہیں جس کی نظیر ایسا
وہ قرآنِ مُبیں لیکر شہِ دنیا و دیں آیا

خدا اِک نورِ مطلق ہے محمدؐ مظہرِ مطلق
نہ اُس جیسا حسیں کوئی نہ اِس جیسا حسیں آیا

عَلَم بردارِ توحید و رسالت ہادیِ اعظم
کمالاتِ محاسن کا وہ عکسِ کاملیں آیا

وہ منبع نور و برکت کا وہ گلدستہ نزاکت کا
قمر، خورشید، تاروں، پھول کلیوں سے حسیں آیا

وہ رازِ خلقتِ ہستی جو مظلوموں کا حامی تھا
زبوں رسمِ غلامی پر وہ ضربِ اوّلیں آیا

مساوات وتمدّن کا محبت کا اخوت کا!!
سبق پاکیزہ دینے کو وہ ختم المرسلینؐ آیا

شُتر بانوں نے جسکے دم سے پائے تاج سلطانی
ہے خاکِ راہ جسکی قیصری وہ شاہِ دِیں آیا

شبِ معراج جب پہنچا زمیں سے عرشِ اعلیٰ پر
قدم بوسی کی خاطر دوڑ کر عرشِ بریں آیا

بتوں سے پاک کر ڈالا صداقت کو کیا بالا
مدینے کا مکیں آیا وہ کعبے کا امیں آیا

سراسر فیض کا چشمہ شفیقِ بے مثال آقا
وہ آئینِ وفا ختمِ رسالت کا نگیں آیا

محمد مصطفیٰؐ پر رحمتیں ہوں فیضؔ بے پایاں
کہ وہ آیا تو دنیا کو خدا پر بھی یقیں آیا

(تقدیسِ افکار)

عبدالکریم قدسی

تابشِ عشقِ محمدؐ ملی جب سے مجھ کو
خوف آتا نہیں تاریکیٔ شب سے مجھ کو

لوگ مہتاب وکواکب سے کریں کسبِ ضیاء
روشنی کی ہے طلب مہرِ عربؐ سے مجھ کو

میں خطا کار سہی پر ہوں ثناخوانِ رسولؐ
لوگ کیوں دیکھتے ہیں چشمِ غضب سے مجھ کو

صبح دیدار کی مل جائے ضیاء بارکرن
ظلمتِ شب نے ہے گھیرا ہوا کب سے مجھ کو

حشر میں آپؐ کا ہی لطفِ شفاعت مانگوں
خلق پہچان تو لے حسنِ طلب سے مجھ کو

آپؐ کے در سے کہیں لوٹ نہ جاؤں خالی
بھیک بھی مانگنا آتی نہیں ڈھب سے مجھ کو

گر ملے مدحتِ حسّانؓ کا پرتو قدسی
کوئی شکوہ نہ رہے دستِ طلب سے مجھ کو

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۶ء)

مبشر احمد راجیکی

وہ آفتابِ ہدایت وہ رہبرِ کامل
وہ جس کو موردِ فضل عظیم کہتے ہیں

ہے جس کا اسمِ گرامی محمدؐ و احمدؐ
ہے جسکی ذات رؤف ورحیم کہتے ہیں

اُسی کی عقل سے روشن ہیں حکمتوں کے چراغ
اُسی کی عقل کو عقلِ سلیم کہتے ہیں

اُسی کے عشق کو حاصل ہے دلبری کا کمال
اُسی کو مظہرِ ذاتِ قدیم کہتے ہیں

اُسی کا سانس حقیقت میں ہے دمِ عیسیٰؑ
اُسی کے ہاتھ کو دستِ کلیم کہتے ہیں

اُسی کا روئے مبارک ہے مطلعِ انوار
اُسی کے قلب کو عرشِ عظیم کہتے ہیں

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۷ء)

محمود احمد مرزا

کتنا پیارا ہے ترا نام رسولِ عربیؐ
وِرد جس کا ہے میرا کام رسولِ عربیؐ

وجہ تخلیقِ دو عالم ہے تو۔اور تیری ذات
اوّلیں حق کا ہے پیغام۔ رسولِ عربیؐ

یہ ترا فیضِ نظر ہے کہ کرم ہے جس سے
ہو گئے پختہ کئی خام رسولِ عربیؐ

'ہم ہوئے فخرِ امم تجھ سے ہی اے فخرِ رُسلؐ'
یہ ترا ہم پہ ہے انعام رسولِ عربیؐ

ختم ہیں تجھ پہ کمالاتِ نبوت، لاریب
سب پہ ہے فیض ترا عام رسولِ عربیؐ

تری اُمت میں مسیحائے زماں کی آمد
اس کی یہ شان یہ اکرام رسولِ عربیؐ

تیرے اسلام کی خاطر ہیں کہاں تک پہنچے
تیرے چاکر تیرے خُدّام رسولِ عربیؐ

یورپ و جرمن و امریکہ و افریقہ نیز
ٹارگٹ اپنا سری نام رسولِ عربیؐ

منکرِ فیضِ نبی ہم ہیں بقولِ اغیار
ہم سے ہے خاص یہ الزام رسولِ عربیؐ

عشق کا تیرے ملا ہم کو یہ بدلہ کیا خوب
ہم ہیں اور گردشِ ایام رسولِ عربیؐ

اک نظر مہر و تلطف کی ادھر بھی آقا
عشق کا ہم کو بھی اِک جام رسولِ عربیؐ

نگہ لطف کہ گو ہیچ ہیں۔ پر پھر بھی ہیں
ہم ترے بندۂ بے دام۔ رسولِ عربیؐ

تیری مدحت کا شرف اور یہ محمودِ حزیں
اُس پہ یہ بارش اکرام رسولِ عربیؐ

(الفرقان ۱۹۷۷ء)

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

شمعِ ہُدیٰ ہے نور کا پیکر مِرا رسولؐ
شمس الضُّحیٰ ہے بدرِ منور مِرا رسولؐ

ہر خاص و عام اُسکی دعاؤں سے فیضیاب
سب کیلئے ہے رحمتِ داور مِرا رسولؐ

غم ہائے روزگار کے کانٹے ہزارہا
بادہ کشانِ عشق و محبت کے واسطے

گلزار جاں میں اک گُلِ تر مِرا رسولؐ
اب ہے تو ایک ساقیِ کوثر مِرا رسولؐ

آئے ہیں بے شمار پیمبر جہان میں
بے شک وہی ہے باعثِ تخلیقِ کائنات

اب ہے جہاں کا ایک پیمبر مِرا رسولؐ
ہر برتری کا منبع و مصدر مِرا رسولؐ

ہر اِک نبی کو جس کی غلامی پہ ناز ہے
قدموں پہ جسکے قیصر و کسریٰ بھی جھک گئے

وہ ہے حبیبِ خالقِ اکبر مِرا رسولؐ
ہاں ہاں وہی ہے مردِ قلندر مِرا رسولؐ
اُمّی مگر جہاں کا مُعلّم کہیں جسے
علِم و عمل کا ایک سمندر مِرا رسولؐ
مانا رہِ حیات میں دشواریاں بھی ہیں
لیکن نہیں ہے غم کہ ہے رہبر مِرا رسولؐ

(آتش نو بہار)

سیٹھ محمد معین الدین محشرؔ حیدر آبادی

فکر و نظر سے ہے بلند تیرے وجود کا مقام
دونوں جہاں کے بادشہ تجھ پہ درُود اور سلام
اے تیری ذات باصفا شرحِ مقامِ کبریا
اے تیرے نام پاک میں حمد و ثنا کا اِنضمام
اے تیرے قلبِ صاف میں کون و مکاں کی وسعتیں
اے تیرے فیض عام سے شاہ گدا ہیں شادکام
اے ترا حسنِ بیمثال نورِ خدائے لایزال
اے تیرا جلوۂ جمال شعلۂ طور کا پیام
چارۂ دردِ زندگی تیرا پیامِ سرمدی
تیری نوائے لطف سے زخم نہاں کا التیام
جو تیرے فیض سے ہوئے راہ خدا میں گامزن
کارگہِ حیات میں ہو گئے فائز المرام
حق نے دِلوں کو بخش دی علم و یقیں کی روشنی
اُن کی نظر پہ کھُل گیا رازِ حقیقتِ دوام
محشرؔ خستہ جاں بھی ہے تیرے کرم کا منتظر
فیضِ عمیم سے تیرے قلب و نظر ہیں شادکام

چوہدری احمد مختار

دِل نے جب صلِ علیٰ کا وِرداونچا کر دیا
روح یوں تڑپی کہ اک ہنگامہ برپا کر دیا

سوچئے توکس کی آمد کا ہے ہر سو غلغلہ
کس لئے ارض وسما کو حق نے پیدا کر دیا

احسنِ تقویمِ انسانی کا ہے یہ ارتقاء
ختم ہیں جس پر کمالات اُسکو پیدا کر دیا

جس کی بعثت باعثِ تکمیلِ بیت اللہ ہوئی
جس نے عرفانِ براہیمی کا چرچا کر دیا

جس نے حیوانوں کو بخشا آدمیت کا لباس
جس نے ہر ذرّے کو مہتاب وثریا کر دیا

جو جہالت کی خجالت میں تھے صدہا سال سے
خاک سے اُن کو اٹھایا چرخ پیما کر دیا

کفروشرک و بدعت و ظلم وتعدی، میکشی
مشغلے سارے چھڑا کر حق کا شیدا کر دیا

ہر طرف چھائی ہوئی تھیں جہل کی تاریکیاں
مہرعالم تاب نے ہر سو اُجالا کر دیا

جس نے فرزانوں کو بھی سکھلائے آدابِ جنوں
حق کے جویاؤں کو جس نے حق شناسا کر دیا

ہرطرف پھیلا دیئے انوارِ علم وآگہی
اور ہر وادی کو رشکِ طورسینا کردیا

کس صفاوصدق سے معمور تھی وہ ذاتِ پاک
کِذب کے رسیوں کوبھی صدقِ سراپا کردیا

جس نے ہرانسان کو بخشی فضیلت کی رِدا
امتیاز اسود و احمر کو عنقا کر دیا

ماؤں کے قدموں کی جنت سے بڑھا کر عظمتیں
صِنفِ نازک کا جہاں میں بول بالا کردیا

ظلم و استبداد کی بنیاد ہل کر رہ گئی
جبر و استحصال کا یکسر صفایا کر دیا

قیصر وکسریٰ کے ایوانوں میں ہلچل مچ گئی
ہر شکوہِ خسروی کا رنگ پھیکا کردیا

کوئی دکھلائے تو اُس حسنِ ترحم کی نظیر
کہہ کے "لاتثریب" سرِ دشمن کا نیچا کردیا

وہ مِرا پیارا محمدؐ، وہ مبشر، وہ جمیل
جس کے حسنِ خلق نے جگ میں اجالا کردیا

میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد ساہیوال

جُرم وعصیاں کے جہاں منظر کھُلے
مغفرت کے بھی وہاں سَو در کھُلے

رُوبرو اعمال کے دفتر کھُلے
رُوبرو واں اُن کے بھی جوہر کھُلے

آپؐ ہیں جب شافعِ اُمّت تو پھر
یہ رجسٹر کیوں سرِ محشر کھُلے

جانتے ہیں وہ مِری مجبوریاں
ایک تھا دِل لاکھ فتنہ گر کھُلے

راز کی ہے بات لیکن اے ندیم
نیم شب کے بعد وہ اکثر کھُلے

"مت اُلجھیو کوئی بھی اِن سے" کہ یہ
ہیں ولی پوشیدہ اور کافر کھُلے

اب سوارِ اشہبِ دوراں بپا
بِن تمہارے قفل دِل کیونکر کھُلے

آپؐ کے دم سے کھُلا رحمت کا در
کاش یہ دروازہ میرے گھر کھُلے

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۸۹ء)

نادر قریشی

تُوؐ شہِ دنیا و دیں ہے تو دِلوں پہ حکمراں
واقف اسرارِ فطرت تُوؐ خدا کا راز داں

نور سے چمکا ترے ہر ذرّۂ کون و مکاں
تو حقائق اور معارف کا ہے بحرِ بیکراں

تیرے آنے سے با حسن وہ نمایاں ہو گیا
جوہرِ انسان جو ابتک تھا پردوں میں نہاں

توؐ شفیع الناس ہے خیر البشرؐ بحر العطاءؐ
ایک موجِ فیض سے سیراب ہے بزم جہاں

تجھ کو مدحت کی نہیں حاجت حبیبِ کبریاؐ
عرش پر گاتے ہیں جب تیری مدح کروبیاں

تُجھ پہ اُتری عرش سے کامل ہدایت کی کتاب
تو ہے انوارِ ہدایت ہادیٔ آخر زماں

تیرا ہر قول و عمل ہے شرح قرآنِ مجید
ذات تیری ذات باری کا ہے تابندہ نشاں

تا ابد توہی خدا کے راستے کا راہ نما
تجھ کو پہچانا تو پایا جلوۂ یارِ نہاں

ڈالتے ہیں لوگ تو ڈالیں ستاروں پہ کمند

ہم بنائینگے جہاں والوں کو تیرا مدح خواں

مدحتِ آقا کہاں اور بے ہنر نادر کہاں

یہ تیرا لطفِ کریمانہ ہے شاہِ دو جہاں

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ء)

غلام نبی ٹاک کاشمیری

سرورِ کون و مکاں رحمۃٌ لّلعالمینؐ
دلبرِ من جانِ جاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

مہرِ انور مہ لقا مظہرِ نورِ خدا
تاجدارِ دوجہاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

مصدر فیض و عطا، منبع بحر و سخا
اور شفیع عاصیاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

ساقیٔ لب تشنگاں، حامیٔ بیگانگاں
ہمتِ افتادگاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

مدعائے طالباں، دستگیرِ رہرواں
والیٔ بے خانماں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

طالب لوح و قلم، حامل جاہ و حشم
وہ شہِ شاہنشہاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

صاحب لولاک ہے زینتِ افلاک ہے
وجہ تخلیقِ جہاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

صاحب معراج وہ، انبیاء کا تاج وہ
خاتَمِ پیغمبراں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

داعیٔ دینِ متین اور شفیع یومِ دین
غمگسارِ انس و جاں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

قوتِ ہر ناتواں جرأت ہر نوجواں
دردمندِ مفلساں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

ناظرِ عاجز بیاں کسطرح ہو مدح خواں
کردیا وردِ زباں رحمۃٌ لِلعالمینؐ

عبدالمنان ناہید

تجھ کو ازل سے ہی ملی دونوں جہاں میں برتری
تیرا ظہور جاوداں تیرا غیاب حاضری
تیرا وجود ابتدا تیرا وجود انتہاء
تیرا قدم تھا اولیں منزلِ شوقِ آخری
تجھ سے نمود اوّلیں تجھ سے بہارِ آخریں
تیرے شجر کی شاخ شاخ آج بھی ہے ہری بھری
تیری حکائتیں کوئی قصۂ مَامَضیٰ نہیں
آج بھی تیرا دور ہے آج بھی تیری داوری
تیری دِرایت آج بھی فکروعمل کی روشنی
تیری روایت آج بھی عزم ویقیں کی رہبری
فقروشہی کے مسئلے حل ہوئے تیرے نُطق سے
گنگ یہاں سکندری چپ ہے یہاں قلندری
تیرے نقوش پا ہیں یا منزل شوق کے نشاں
سالکِ راہ کو بھی دیں گردِ رہِ پیمبری
شان شہی بلند ہے فقر بھی ارجمند ہے
رتبہ میں تو بلندتر ہے تیرے در کی چاکری
فکرو نظر کے شعبدے کیسا یہ گُل کھِلا گئے
ہے میری سجدہ گاہ میں سجدہ دلیلِ کافری

سنتِ ابراہیمؑ اور دینِ حنیف بھی وہی
بکنے کو آگئے یہاں کیسے بتانِ آذری

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء)

نسیم سیفی

حسینوں کے حسیں آئے کریموں کے کریم آئے
جہاں کی رہبری کو حاملِ خُلقِ عظیم آئے
فقیری جن کے استغناء سے تھی رشکِ شہنشاہی
شہِ لولاکؐ بن کر صورتِ دُرِّ یتیم آئے
وہ آئے بزم میں شمعِ ازل کی روشنی لے کر
کلامِ پاک لائے، بن کے صدر رشکِ کلیم آئے
میں وابستہ ہوں اِک اَلْفَقْر فَخْرِی لکھنے والے سے
میری رہ میں الٰہی اب نہ زر آئے نہ سیم آئے
غبارِ کارواں بھی ہے دلیلِ عظمتِ منزل
کٹھن منزل کو طے کرنے مسافر بھی عظیم آئے
بہارِ جانفزا آجائے ایماں کے گلستاں میں
اگر اِن کی گلی سے گھوم کر بادِ نسیم آئے

(نورفطرت)

ڈاکٹر سیّد حمید اللہ نصرت پاشا

جن کو ہوا عرفانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
ہو گئے سب غلمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

اُسکے وجود کے نورِ محل میں کیسا سجا ہے تختِ الٰہی
عرشِ خدا ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

دِل پر سحر کیا ہے اُس نے۔ کشتۂ مہر کیا ہے اُس نے
جان مری قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

دید کی لذت، عشق کی نعمت، قرب کی فرحت، وصل کی راحت
جاری ہیں فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

اُس کو چاہنا جُرم ہوا ہے۔ آج یہ کیسا ظلم ہوا ہے
قید ہوئے طیرانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

تجسیم انوارِ ہدایت ، تفسیر قرآنِ مجسّم
اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

وہ قادر جو اُسکا خدا ہے، وہی خدا ہے، وہی خدا ہے
میرا خدا رحمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

پروفیسر نصیر احمد خاں نصیرؔ

جس بزم میں ذکرِ شہِ ابرار نہیں ہے
اُس بزم سے کچھ ہم کو سروکار نہیں ہے

جو فیضِ محمدؐ کا طلب گار نہیں ہے
مجنون ہے دیوانہ ہے ہشیار نہیں ہے

جس آنکھ نے دیکھا نہیں اُس نور کا جلوہ
اُس آنکھ میں جس نور کی بیداری نہیں ہے

جو کان شناسا نہیں گلبانگِ نبیؐ سے
وہ واقفِ رعنائی گفتار نہیں ہے

جب تک نہ کرن نورِ محمدؐ کی ہو داخل
تاریک ہے دل مہبط انوار نہیں ہے

جو ہاتھ نہیں زیرِ یدِ سیّدِ لولاک
معذور ہے مفلوج ہے با کار نہیں ہے

جو دین رسا فکرِ نبی میں نہیں ڈوبا
وا اُس کیلئے عالمِ اَسرار نہیں ہے

جُھکتی نہیں جو روح درِ ختمِ رسلؐ پر
دربارِ خدا میں بھی اُسے بار نہیں ہے

جس سر پہ نہ ہو سایۂ دامانِ محمدؐ

اللہ کی رحمت کا وہ حقدار نہیں ہے

گزرے ہیں بہت بحرِ محبت کے شِناور

ہر ایک کوئی آپؐ سا جیدار نہیں ہے

جو بات بھی فرمائی عمل کر کے دکھایا

کِردار نبیؐ ہے کوئی پندار نہیں ہے

آئے کوئی آ کر مجھے وہ وَصف بتائے

جس وَصف کا حامل مرا دلدار نہیں ہے

دل سب نے نچھاور کئے اخلاق نبیؐ پر

ہاتھوں میں کوئی صبر کی تلوار نہیں ہے

چُھوٹا ہے نہ چُھوٹے گا کبھی آپؐ کا دامن

اِس راہ میں حائل کوئی دیوار نہیں ہے

کیا وصف بیاں مجھ سے ہو اخلاق نبیؐ کا

حاشا مجھے یہ طاقت اظہار نہیں ہے

قسمت پہ تری رشک نصیرؔ آتا ہے مجھکو

کیا نعت ترا طالع بیدار نہیں ہے

محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ

وہ جو احمدؐ بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے
وہ مُؤَیَّدْ بھی ہے اور مُؤَیِّدْ بھی ہے
وہ جو واحد نہیں ہے پہ واحد بھی ہے
اک اُسی کو تو حاصل ہوا یہ مقام
اُس پہ لاکھوں دُرود اُس پہ لاکھوں سلام

سوچا جب وجہِ تخلیقِ دنیا ہے کیا
عرش سے تب ہی آنے لگی یہ نِدا
مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ
وہ ہے خیرالبشرؐ وہ ہے خیرالانامؐ
اُس پہ لاکھوں دُرود اُس پہ لاکھوں سلام

اُسکی سیرت حسین اُسکی صورت حسین
کوئی اُس سا نہ تھا کوئی اُس سا نہیں
اُس کا ہر قول ہر فعل ہے دلنشین
خوش وضع، خوش ادا، خوش نوا، خوش کلام
اُس پہ لاکھوں دُرود اُس پہ لاکھوں سلام

زندہ رہنے کا عورت کو حق دے دیا
اُس کے اُلجھے مقدر کو سلجھا دیا
خُلد کو اُس کے قدموں تلے کر دیا
اُس نے عورت کو بخشا نمایاں مقام
اُس پہ لاکھوں دُرود اُس پہ لاکھوں سلام

درس ضبط و تحمل کا یوں بھی دیا
وہ کہ جو آپؐ کی جان لینے چلا
ایسے دشمن سے بھی درگزر کر دیا
ہاتھ میں گرچہ تلوار تھی بے نیام
اُس پہ لاکھوں درُود اُس پہ لاکھوں سلام

اُس کے قدموں تلے یہ خدائی ہوئی
عرش تک اک اُسی کی رسائی ہوئی
کُل فضا نور میں تھی نہائی ہوئی
تھے خدا اور حبیبِ خدا ہم کلام
اُس پہ لاکھوں درُود اُس پہ لاکھوں سلام

ذاتِ باری نے یہ تک تو فرما دیا
جو محمدؐ کا ہے وہ ہمارا ہوا
وہ ملا تو سمجھ لو خدا مل گیا
کس قدر پیار ہے کس قدر احترام
اُس پہ لاکھوں درُود اُس پہ لاکھوں سلام

ہر حسین خُلق اُس میں ہی موجود ہے
وہ جو روزِ ازل سے ہی مَوعُود ہے
ماسوا اُس کے ہر راہ مسدود ہے
میری ہر سانس کا اُس کو پہنچے سلام
اُس پہ لاکھوں درُود اُس پہ لاکھوں سلام

مرد کے بس میں تھی عورتوں کی حیات
اُس نے ہر ظلم سے اِن کو دی ہے نجات
اُس نے عورت کی تکریم کی کر کے بات
کہہ دیا میں ہوں رحم وکرم کا امام
اُس پہ لاکھوں دُرودا ُس پہ لاکھوں سلام

وہ معارف کا اک قلزم بیکراں
فخر انسانیت رشکِ قدوسیاں
اُسکی توصیف ہو کس طرح سے بیاں
ہے زباں شرمسار اور نادم کلام
اُس پہ لاکھوں دُرودا ُس پہ لاکھوں سلام

ہے صفاتِ الٰہی کا مظہر وہی
انبیائے گزشتہ سے برتر وہی
نوعِ انسان کا ہے مقدر وہی
ختم اُس پہ نبوت شریعت تمام
اُس پہ لاکھوں دُرودا ُس پہ لاکھوں سلام

وہ محبت کا نادی محبت اتم
وہ مروّت کا پیکر وہ رحمت اتم
عفو اور درگزر اور اخوت اتم
ہر خوشی کا وہ منبع مسّرت تمام
اُس پہ لاکھوں دُرودا ُس پہ لاکھوں سلام

اُسکی عاشق ہے خودربِ اکبر کی ذات
اُس کے زیرِنگیں ہے یہ کل کائنات
اُس نے ثابت کیا وصل کی ایک رات
اُس کے پاؤں کی ہے دھول یہ نیلی فام
اُس پہ لاکھوں دُرود اُس پہ لاکھوں سلام

تھے کبھی جبرئیل امین راز داں
اور کبھی یونہی آپس میں سرگوشیاں
جلوتیں اُس کی ہر طور خلوت نشاں
اُس کی صبح حسین اُس کی تابندہ شام
اُس پہ لاکھوں دُرود اُس پہ لاکھوں سلام

محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ

"تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے"
آج تو مال ہی کیا جان لٹا دی ہم نے
تیرے عشاق میں یوں نام لکھایا ہم نے
تیری اُلفت کے خزانے کو بچانے کے لئے
دُکھ کا یہ درد بھی سینے سے لگایا ہم نے
دل جو چیرو گے تو پاؤ گے محبت اُسکی
آج یہ راز عدو کو بھی بتایا ہم نے

دعوتِ حق نہ رُکی چرچاً دیں عام کیا
تیرے اس کام سے جی کو نہ چُرایا ہم نے
ایک مولیٰ ہے ہمارا نہ کوئی اُس کا شریک
بَرملا سب سے کہا، جگ کو سنایا ہم نے
قید و بند، ظلمت وسفا کی سہی جاں سے گئے
شاخِ پیوندکو ہر آن بچایا ہم نے
کوئی جابر بھی جُدا کر نہ سکا تجھ سے ہمیں
عہد بیعت کو بہر طور نبھایا ہم نے
"نقشِ ہستی تیری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تیری رہ میں اُڑایا ہم نے"

امتہ الباری ناصر

محمدؐ پہ آلِ محمدؐ پہ برسے سدا میرے مولا کی رحمت کی بارش
جو برسی تھی حضرت ابوالانبیاءؑ پہ برستی رہے ویسی برکت کی بارش
اے ایمان والو سدا دل سے بھیجو دُرود و سلام افضل الانبیاء پر
خدا اور فرشتے بھی کرتے ہیں ہر دم دُرود و سلام و محبت کی بارش
آپؐ سے بڑھ کے کوئی حسیں تھا، نہ ہے اور نہ ہوگا کبھی کوئی نوعِ بشر میں
آپؐ کا نامِ نامی لبوں پر جو آیا ہوئی میری آنکھوں سے مدحت کی بارش
متانت، فراست، شرافت، مؤدت، سکینت، وجاہت، مروت سراپا

ہراک خُلق کی آخری حد پہ فائز مسلسل ہوئی حسنِ سیرت کی بارش
بلایا خدا نے جو پاس اپنے اُنکو تو دنیا میں ایک اُنکی تصویر چھوڑی
کلامِ الٰہی کی صورت میں ہوتی ہے اب آپؐ کے خُلق و سیرت کی بارش
فداہُ ابی و امی ذرہ ذرہ مرے جسم و جاں کا ہو قربان اُن پر
میں کہنے لگی نعتِ خیر البشر تو ہوئی میرے دل پر سکینت کی بارش
خدایا نصیبوں میں میرے بھی لکھ دے زیارت مقدس مقامات کی تُو
میں آنکھوں سے چوموں وہ گھر اور وہ گلیاں جہاں پہ ہوئی تھی ہدایت کی بارش

۲

دستگیری کے لئے ترساں ہے اُمت آج بھی
بحرِ رحمت آپؐ کا ہے بیکراں مواج بھی
وجہِ تخلیقِ دو عالم حاملِ قرآن بھی
صاحبِ لولاکؐ بھی صاحبِ معراج بھی
مہبطِ انوارِ ربّانی ہے قلبِ مصطفیٰؐ
آپؐ کے سر پر سجا خیر البشر کا تاج بھی
خاک سے افلاک تک پھیلا دیئے انوارِ حق
کر دیا جھوٹے خداؤں کا فسوں تاراج بھی
مو بمو نقطہ بہ نقطہ باہمہ نقشِ رسولؐ
ایک چھوٹی سی جماعت بن رہی ہے آج بھی

امتہ القدیر ارشاد

اے دل و جاں کے تاجدار سلام　　اے رہِ دیں کے شاہسوار سلام

خُلقِ انسانیت کے رکھوالے

نقشِ خوبی اُبھارنے والے

مِلّتوں سے مٹا کے بُغض و عناد

مِلتوں کو سنوارنے والے

اے عَلَم دارِ کامگار سلام　　اے دل و جاں کے تاجدار سلام

اے کہ تو مثلِ آفتاب ہوا

کُل جہاں تجھ سے فیضیاب ہوا

پَستیوں میں گرا ہوا انسان

اوجِ عظمت سے بہرہ یاب ہوا

اے اسیروں کے رستگار سلام　　اے دل و جاں کے تاجدار سلام

رونق بزمِ کائنات ملی

مل گیا تُو، تو حق کی ذات ملی

زندگی کو رہِ ثبات ملی

جس نظر سے نئی حیات ملی

اُس نظر کو ہزار بار سلام   اے دل و جاں کے تاجدار سلام

رونقِ بزمِ دو جہاں تجھ سے

چشمۂ زندگی رواں تجھ سے

راحتِ دل، سکونِ جاں کی قسم

راحتِ دِل، سکونِ جاں تجھ سے

رحمتِ ابرِ نو بہار سلام   اے دل و جاں کے تاجدار سلام

اصغری نورالحق

آؤ مل کر آج کریں کچھ ذکر محمدؐ پیارے کا

وہ جو ہے سکھ چین دِلوں کا آقا ہے جگ سارے کا

وہ جس نے دنیا میں آکر ظُلم کا نقش مٹایا ہے

اس کا ہی پرتو اَب آکر بگڑے کام سنوارے گا

وہ جس کے دم اور قدم سے ظلمت سب کافور ہوئی

پھیر دیا رُخ ہر جانب جس نے انوار کے دھارے کا

جس کے ذکر سے زخمی دلوں کو تسکین اور آرام ملے

جگ کے ہادیٔ برحق کا اور اپنی آنکھ کے تارے کا

جس نے بیج اُلفت کا بویا جسنے دلوں میں پیار سمویا
جو ہے پیار کا تانا بانا الفت کے گہوارے کا

حق کے پیارے احمدؐ مرسل کی میں کیا تعریف کروں
وہ جو ہے محبوب خدا کا پیارا پالن ہارے کا

ایسے لفظ کہاں سے لاؤں میری قلم میں تاب کہاں
وصف بیاں کر پاؤں اُسکے یار ہے جو بے یاروں کا

وہ جس نے خود چل کر سیدھی راہ ہمیں دِکھلا دی ہے
جس کے نور کی کرنوں سے دُکھ دور ہوا اندھیاروں کا

جس کے کارن اُس دنیا میں لاکھوں گھر آباد ہوئے
راہ تکے ہے آج زمانہ اُس کے ایک اشارے کا

بس اچھیؔ خاموش! کہ اب تو حدادب کو پار نہ کر
اِس کا تصور کیا کیجیے جو نور ہے چاند ستاروں کا

۲

محمد مصطفیٰؐ کے نام پر جاں بھی فدا کر دوں!
یہ مجھ پر قرض ہے اِس قرض کو کیسے ادا کر دوں
سبق جس نے دیا ہم کو محبت کا مروّت کا
اِسی جانِ جہاں پر اپنے جان و دل فدا کر دوں

میرے ماں باپ قرباں آپؐ پر اے جانِ جاناناں
میں اپنی آل کو آلِ محمدؐ پر فدا کردوں

وہ جس نے دُکھ اُٹھا کر سُکھ دیئے اور راحتیں بخشیں
میں ساری لذتیں اور راحتیں اِس پر فدا کردوں

وہ جس نے آپ چل کر ہم کو دِکھلا دی رہِ منزل
میں زادِ رہ کی ساری نعمتیں اِس پر فدا کردوں

نہ پوچھو سارے عالم میں سخاوت کملی والے کی
میں جوگن بن کے آؤں جان چوکھٹ پر فدا کردوں

بنا کر حرزِ جان اپنی محمدؐ کی شریعت کو
میں آج اپنی وفا کے عہد کو بڑھ کر وفا کردوں

درِ مے خانۂ عشقِ محمدؐ وا یونہی ہو گا
دِلوں کو لذتِ حُبِّ نبیؐ سے آشنا کردوں

شاکرہ بیگم

احمدؐ پاک مجتبیٰ شمعِ ہدیٰ تمہیں تو ہو
ظلمتِ کفر کے لئے نورِ خدا تمہیں تو ہو

غیروں میں حسن ہے کہاں ان سے نہیں ہے واسطہ
جس نے لیا ہے ہم سے دل وہ دلربا تمہیں تو ہو

تارے بہت چمک گئے ظلمت مگر نہیں گئی

آئے جو تم تو دن چڑھا شمس الضحیٰ تمہیں تو ہو

حیواں سے آدمی کیا پھر باخدا بنا دیا

ظلِ خدا تمہیں تو ہو خالق نما تمہیں تو ہو

پرتَو ترا ہے جس سے کہ مُردوں میں جان پڑ گئی

مٹی کو جس نے زر کیا وہ کیمیا تمہیں تو ہو

تھی ورطۂ فنا میں جب عورت کی کشتیٔ حیات

کشتی لگائی جس نے پار وہ ناخدا تمہیں تو ہو

احسان وحسن دیکھکر حیراں ہیں تم پہ جن و اِنس

دشمن ہیں جسکے مدح خواں وہ باصفا تمہیں تو ہو

شرق سے لے کے تابہ غرب اسلام ضوفگن ہے آج

یعنی جہاں میں مصطفیٰ فرمانروا تمہیں تو ہو

ہوتے جو تم نہ جلوہ گر بنتے نہ آسماں زمیں

جانِ جہان موجبِ ارض وسما تمہیں تو ہو

میری خدا سے ہے دعا حاصل ہو تیری اقتداء

ہم سب یہاں ہیں راہ رو اور رہنما تمہیں تو ہو

بھیجیں درُود اور سلام جتنے ہیں قارئیں تمام

اخلاص تم میں ہے تو پھر اہلِ وفا تمہیں تو ہو

۲

کہااس نے جو ہے خبیر اُم بصیرا | کہ ہے تو محمدؐ سراجاً منیرا
مبشر بھی تو اور نذیر اور شاہد | جہانوں کی رحمت سراجاً منیرا
ہے داعی الی اللہ بھی نام تیرا | باذنِ خدا اے سراجاً منیرا
الٰہی عطا کر ہمیں وہ عقیدت | کہ ہوں ہم فدائے سراجاً منیرا
ہیں اخلاق اُس کے مذکورِ قرآں | ہیں اوصاف مثلِ سراجاً منیرا
ہے اسوہ بھی کامل شریعت بھی کامل | کہ ختم الرسلؐ بھی سراجاً منیرا
بنے تیری خاطر زمیں آسماں سب | اور اِن کیلئے تو سراجاً منیرا
فلک پر جو چھائے مظالم کے بادل | مدینہ میں چمکا سراجاً منیرا
ترے فیضِ صحبت سے بنتے گئے ہیں | صحابہ نجوم، اے سراجاً منیرا
تری قوتِ قدسیہ سے بنے ہیں | بہت ماہ و انجم سراجاً منیرا
تری اتباع میں محبت خدا کی | یہ قولِ خدا ہے سراجاً منیرا
جمالی جلالی ہیں دو رنگ تیرے | ہے احمد محمدؐ سراجاً منیرا
جو ہے بدرِ کامل تری پیروی سے | ہے ہر رنگ تیرا سراجاً منیرا
زر و مال سارا غریبوں میں بانٹا | زہے شانِ فقراء سراجاً منیرا
تھا مغرب پہ تاریکیوں کا تسلط | تو مغرب میں نکلا سراجاً منیرا
اندھیرے نے پائی اجالے کی دولت | زہے حسنِ خُلقِ سراجاً منیرا
تو محسن ہے اسود و احمر کا یکساں | ہے محبوبِ رب اے سراجاً منیرا

سیّدہ طیبہ سروش

سجائی تو نے اخوت سے بزم امکانات
دیئے دلوں کو محبت کے نرم احساسات

طلب کے دائرے تنصیف توڑ کر اپنی
ملے تو بن گئی معراجِ مصطفیٰ کی رات

کہی تھی مُشتِ محمدؐ سے سنگریزوں نے
جو بوجہل سے ہوئی، کتنی معتبر وہ بات

تھی اہتمامِ طلوعِ وُجود میں مصروف
ظلامِ غارِ حرا میں عبادتوں کی رات

مقام و مرحلہ سے دل ہے ماوراء میرا
کہ عجز میرا ہے احرام شوق ہے میقات

عجب تھا ذوقِ پذیرائی اہلِ طائف کا
زبانِ سنگ سے کرتے ہیں مہماں سے بات

لہولہان ہے، زخمی ہے پیکرِ اقدس
زباں پہ پھر بھی نہیں کوئی شکوہ وہیہات

سروشؔ نعتِ نبی کیلئے میں حاضر ہوں
قلم قیام ہے میرا سجود ہیں کلمات

عابدہ مبارک

قبول ہونے لگیں دُعائیں　　معاف ہونے لگیں خطائیں
ہے آمدِ مصطفیٰؐ کا مژدہ　　فلک سے آتی ہیں یہ ندائیں
دُرود تمؐ پر سَلام تمؐ پر

سَلام اے بیکسوں کے والی　　ہے تیرادربار سب سے عالی
کھڑے ہیں در پر ترے سوالی　　بھرے ہیں دل جھولیاں ہیں خالی
دُرود تمؐ پر سَلام تمؐ پر

کھڑے ہیں یہ طالبانِ رحمت　　دلوں میں لیکر تمہاری اُلفت
بَصد عقیدت، بصد ندامت　　یہ کہہ رہے ہیں بصد محبت
دُرود تمؐ پر سَلام تمؐ پر

دیارِ غربت میں جی رہے ہیں　　عجیب سے کرب سہہ رہے ہیں
جواشک آنکھوں سے بہہ رہے ہیں　　تڑپ تڑپ کر وہ کہہ رہے ہیں
دُرود تمؐ پر سَلام تمؐ پر

(مصباح جولائی ۱۹۸۴ء)

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

کہیں ریگِ صحرا کہیں قافلے۔ کہیں قربتیں اور کہیں فاصلے
ملے تجھ کو الفت کے کیسے صلے۔ جو رستہ چنوں تیرے گھر جا ملے
میرا رونا ہنسنا تمہارے لئے

ہو ذوق تماشا کہ شرم و حجاب - محبت کی دُنیا کا ہر اضطراب
حسینوں کے جھرمٹ کا ہر بے نقاب - کتابِ محبت کا ہر ایک باب
ہے منسوب کرنا تمہارے لئے

یہ بت ریزہ ریزہ یہ سارے صنم - ہمارا یہ مرنا ہمارے جنم
ترے کام آؤں میں شاہ اُمم - نہ جینے کی اُلفت نہ مرنے کا غم
میرا جینا مرنا تمہارے لئے

ہو پانی میں کشتی کہ دشت و سراب - سمندر کی لہروں کا سب پیچ و تاب
برستے سے بادل چمکتے شباب - ہر اک جھیل یہ ماہتاب آفتاب
یہ ڈھلنا اُبھرنا تمہارے لئے

کٹھن راہِ الفت کا ہر راہرو - کوئی سر بکف ہو کہ ہو تیز رَو
کہیں رک کے دم لے بھلا کون ہو - وہ کون ایسا ہو گا کہ بھاگے نہ جو
یہ چلنا ٹھہرنا تمہارے لئے

ادائے حسیں شوخیٔ دلبری - سخن گستری یا سخن پروری
مہم جُو کی ہر ایک پیشہ وری - ہر اک کوہکن کی وہ تیشہ وری
یہ حد سے گزرنا تمہارے لئے

یہ سب بوڑھے بچے، یہ سب مرد و زن - یہ سب اہل دانش یہ سب اہل فن
یہ باہم مروت یہ سب حسنِ ظن - نکھرتا سا قدرت کا یہ بانکپن
نظر سے گذرنا تمہارے لئے

جہانِ محبت کی یہ داغ بیل - بڑوں کا تدبّر یہ بچوں کا کھیل
زمانے میں الفت کی یہ ریل پیل - کہیں جان جوکھم کہیں سب کے ہیل
یہ ملنا بچھڑنا تمہارے لئے

خدا کا یہ سب اپنے بندوں سے پیار - یہ انساں پہ انسانیت کا نکھار
یہ دَورِخزاں اور جشنِ بہار - کہیں دشمنی اور کوئی یارِغار
یہ پَل پَل بدلنا تمہارے لئے

خدا آسمان اور یہ سرزمیں - عبادت سے جُھکتا ہوا سر کہیں
کہیں سرزنش اور کہیں آفریں - خدا کا ہو گھر یا کوئی در کہیں
یہ دَر سے چمٹنا تمہارے لئے
یہ دَر دَر بھٹکنا تمہارے لئے

۲

سجدہ گاہوں کی خیر ہو یارب اور جبینوں کی لاج رہ جائے
تیرا محبوب چند ساعت کو میری محفل میں آج رہ جائے

آج اِس رحمتِ مجسّم کو میں نے بھی اک سلام کہنا ہے
زندگانی کے کچھ خوابوں میں اک پَل بھر کا راج رہ جائے!

چاہتوں کے بھرے سمندر سے مَیں نے بھی ایک جام پینا ہے
اور اِس ایک جام کی خاطر جتنا رہتا ہے کاج رہ جائے

تیری دُنیا میں نامور لاکھوں اِک مرا نام نہ ہوا تو کیا
تیرے در کی گدائی مل جائے چاہے دُنیا کا تاج رہ جائے

تیرے روضہ کی تھام کر جالی چند ساعت کو بیٹھ جاؤں میں
غیر ممکن ہے پھر میں لوٹ آؤں پھر کوئی احتیاج رہ جائے

جان تجھ پر نثار وصدقے ہو۔ میری اتنی دعا قبول ہو آج
سارا عالم رہے رہے نہ رہے۔ وہ منیر و سراج رہ جائے

بادشاہت کو چھوڑ سکتی ہوں اور فقیری بھی مجھ سے چھن جائے
مجھ کو نام و نمود کیا لینا ایک حُسنِ خراج رہ جائے

اِک ترے پیار کی نظر پالوں۔ پھر مجھے زندگی سے کیا لینا
زندگی موت سے ملے جس دم ایک حسین اِمتزاج رہ جائے

منصورہ بیگم

السّلام اَے پادشاہِ دو جہاں السّلام اَے ہادیٔ کون و مکان
السّلام اَے فخرِ اُمّت السّلام

اے کہ پایندۂ شانِ سروری ختم شُد برذاتِ تُو پیغمبری
ہیچ کس نے یافت ایں عالی مقام

اَے علمبردارِ صدق و راستی از عدوّ ہم۔نام صادق یافتی
شاہدِ صدقِ تُو است ایں نیک نام

راہنما ہستی پئے گم گشتہ راہ پیکرت سرچشمۂ نُور و ہدیٰ
اے کہ ہستی باعثِ ردِّ ظلام

تُو سراپا منبعِ جُود و سخا　　صاحبِ تقویٰ پُر از شرم وحیا

پاک طینت۔رحم دل،شیریں کلام

اَے قیومِ عِزّ و تکریم زناں　　حامئ غربا - رفیقِ بےکساں

فیض می یابدز تُو ہر خاص وعام

ہمچو کردی جان ودل برحق نثار　　عاشقِ توشد جہاں دیوانہ وار

اَے کہ داری شاہدومشہود نام

جلوۂ جاناں را از تُو دیدہ ام　　رازِ الفت ہم ز تو فہمیدہ اَم

رَبط می دارم بہ جانِ تومدام

دَر رہِ تُو جانِ من قربان شود　　بَر تُو نازل رحمتِ رحماں شود

اَے حبیبِ پاکؐ برتُو صد سلام

(مصباح جولائی ۱۹۸۴ء)

سیدہ منیرہ ظہور

جہاں کے سارے ناموں سے بڑا نام محمدؐ ہے

صداقت جس میں ہے وہ دینِ اسلام محمدؐ ہے

چمن کے پتے پتے پر لکھا نامِ محمدؐ ہے

فلک سے بھی کہیں اونچا ہے جو بامِ محمدؐ ہے

جو پی لیتا ہے اِس کو، تا ابد وہ مر نہیں سکتا

کچھ ایسا روح پرور ہمدمو! جامِ محمدؐ ہے

فلک کو ناز ہے کہ اُس پہ وہ خورشید،تاباں ہے

زمیں کو فخر ہے کہ اُس پہ جو انعامِ محمدؐ ہے

ہزاروں بار چُومے کامرانی نے قدم اپنے
ہماری کوششیں کیا ہیں، یہ اکرامِ محمدؐ ہے
حسینؓ ابنِ علیؓ نے زیرِ خنجر جو سنایا تھا
خدا شاہد ہے، بے شک وہ ہی پیغامِ محمدؐ ہے
مِرا مُرشد ہے وہ جو اُسکے دروازے کا سائل ہے
مِرا ہادی ہے وہ کہ جس پہ انعامِ محمدؐ ہے
منیّرہ آتشِ دوزخ بگاڑے گی ہمارا کیا
کہ سوتے جاگتے وِردِ زباں نامِ محمدؐ ہے

وسیمہ قدسیہ

میرے آقا محمدؐ رسولِ خدا شاہِ کون و مکاں سیّدُ الاصفیاء
مصطفٰے، مجتبٰے، مرتضٰے، مقتدٰی زینتِ بزمِ کُن خاتَمِ الانبیاء
اے بلیغ اللساں اے شفیعِ الزماں رشکِ قدوسیاں ماورائے گماں
قدرتِ حق تجھ ہی میں ہے جلوہ نُما تیری معراج ہے سدرۃُ المنتہٰی
شرف انسانیت کو یہ تجھ سے مِلا عبد کو بھی حکومت کا حق مل گیا
ترکِ رہبانیت، فخرِ روحانیت مظہرِ حُسنِ کامل ہے خیرالورٰی
اُسکی تعریف انساں سے ہو کیا بیاں خود ثنا خواں ہو جسکا بدیع الزماں
باعثِ وجہ کُن اے شہہ ذوالمنن نام تیرا جو لیں پڑھیں صلِّ علٰی

فہرست کتب

نمبر	کتاب	صفحات
۱۔	"اخلاقِ حسنہ" حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن	۲۸
۲۔	"مقدس ورثہ" بچوں کے لئے سیرتِ نبویؐ کے سلسلہ کی پہلی کتاب	۱۹
۳۔	"سبز اشتہار اور لیکچر سیالکوٹ" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں	۳۲
۴۔	"کونپل" پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب	۱۲
۵۔	"چشمۂ زمزم" بچوں کے لئے سیرتِ نبویؐ کے سلسلہ کی دوسری کتاب	۲۰
۶۔	"غنچہ" سات سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب اس میں تصویروں کے ساتھ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا طریقہ درج ہے	۷۲
۷۔	"ضرورۃ الامام اور لیکچر لدھیانہ" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں	۴۰
۸۔	"THE NAZARENE KASHMIRI CHRIST" دنیا پور کی مجلسِ عرفان	۴۰
۹۔	"قواریر قوامون" اصلاحِ معاشرہ پر کتاب	۸۸
۱۰۔	"گُل" دس سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب، مکمل نماز با ترجمہ	۱۰۰
۱۱۔	"ایک بابرکت انسان کی سرگزشت" حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے حالات	۶۸
۱۲۔	"افاضاتِ ملفوظات" حضرت مسیح موعود کے ملفوظات سے اقتباسات	۲۱۲
۱۳۔	"اصحابِ فیل" بچوں کے لئے سیرتِ نبویؐ کے سلسلہ کی تیسری کتاب	۲۴
۱۴۔	"بیت بازی" دُرِّ ثمین، کلامِ محمود، درِ عدن اور بخارِ دل سے منتخب اشعار	۳۲
۱۵۔	"پانچ بنیادی اخلاق" حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء	۲۴
۱۶۔	"تذکرۃ الشہادتین اور پیغامِ صلح" حضرت بانی سلسلہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں	۵۸
۱۷۔	"حضرت رسول کریم ﷺ اور بچے"	۹۲
۱۸۔	"صد سالہ تاریخ احمدیت" بطرز سوال و جواب	۴۸۰
۱۹۔	"فتوحات" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انذاری پیشگوئیاں	۷۲
۲۰۔	"بے پردگی کے خلاف جہاد" جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب	۲۸
۲۱۔	"آدابِ حیات" قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں	۲۲۴
۲۲۔	"مجالسِ عرفان" (طبع سوم) حضرت خلیفۃ المسیح کی مجالس سوال و جواب	۱۴۰
۲۳۔	"واقفین نَو کے والدین کی راہنمائی کے لئے"	۲۴
۲۴۔	"برکات الدعاء اور مسیح ہندوستان میں" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں	۴۸
۲۵۔	"بدرگاہِ ذیشان" (طبع سوم) منتخب نعتوں کا مجموعہ	۱۴۴
۲۶۔	"المحراب" صد سالہ جشنِ تشکر نمبر ۱۹۸۹ء	۲۰۴
۲۷۔	"المحراب" سوواں جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۹۱ء	۲۵۲
۲۸۔	"پیاری مخلوق" بچوں کے لئے سیرتِ نبویؐ کے سلسلہ کی چوتھی کتاب	۶۰
۲۹۔	"دعوت الی اللہ" دعوتِ الی اللہ کے طریق	۲۸
۳۰۔	"SYYEDNA BILAL" بچوں کے لئے انگریزی میں حضرت سیدنا بلالؓ کی زندگی کے حالات	۳۰
۳۱۔	"خطبہ لقاء" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء	۴۸

۳۲-	"حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ" (طبع دوم) خطاباتِ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	۱۶۰
۳۳-	"میرے بچپن کے دن" حضرت مولوی شیر علی کے حالاتِ زندگی	۲۸
۳۴-	"ری الانبیاء" انبیائے کرام کے مستند حالاتِ زندگی	۱۵۲
۳۵-	"عہدیداران کے لئے نصائح" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ۳۱ اگست ۱۹۹۱ء کا خطاب	۲۰
۳۶-	"گلدستہ" تیرہ سال تک کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب	۱۲۰
۳۷-	"سیرۃ و سوانح حضرت محمد ﷺ" (بطرز سوال و جواب)	۲۹۰
۳۸-	"دعائے مستجاب" دُعا کا طریق اور حضرت مصلح موعود کے قبولیت دُعا کے واقعات	۱۶۲
۳۹-	"میری کہانی" محترم حاجی عبدالستار آف کلکتہ کے حالات	۱۲۰
۴۰-	"کلامِ طاہر" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا شیریں کلام معہ لغت	۱۵۷
۴۱-	"انبیاء کا موعود" سیرت النبیؐ پر بچوں کے لئے سلسلے کی پانچویں کتاب	۷۲
۴۲-	"حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ" حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ کی مرتب کردہ کتابِ زندگی	۱۷۲
۴۳-	"ترکیبیں" آسان کم خرچ خالص اشیاء بنانے کی ترکیبیں	۵۴
۴۴-	"قندیلیں" سبق آموز واقعات	۱۹۲
۴۵-	"جماعت احمدیہ کا تعارف" دعوت الی اللہ کے لئے ضروری معلومات	۲۵۲
۴۶-	"سیرت حضرت محمد ﷺ ولادت سے نبوت تک" بچوں کے لئے سیرۃ النبی کی کتاب	۸۸
۴۷-	"نماز" باترجمہ باتصویر	۶۴
۴۸-	"گلشنِ احمد" پندرہ سال تک کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب	۱۲۸
۴۹-	"عاجزانہ راہیں" حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں	۲۸۰
۵۰-	"اچھی کہانیاں" بچوں کے لئے سبق آموز کہانیاں	۳۲
۵۱-	"قواریر قوامون" حصہ اوّل	۲۸
۵۲-	"دلچسپ سبق آموز واقعات" از تقاریر حضرت مصلح موعود	۱۰۰
۵۳-	"سیرت حضرت محمد ﷺ نبوت سے ہجرت تک" بچوں کے لئے سیرۃ النبیؐ کی کتاب	۸۰
۵۴-	"سچے احمدی کی ماں زندہ باد"	۲۰
۵۵-	"کتابِ تعلیم"	۱۶۰
۵۶-	"تجلیات الٰہیہ کا مظہر محمد ﷺ"	۴۹۶
۵۷-	"احمدیت کا فضائی دور"	۱۶۰
۵۸-	"امن کا گہوارہ مکہ مکرمہ" سیرت النبیؐ پر بچوں کے لئے چھٹی کتاب	۳۲
۵۹-	"بیعت عقبٰی اولیٰ تا عالمی بیعت"	۳۵۸
۶۰-	"سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہجرت سے وصال تک" بچوں کے لئے سیرۃ النبیؐ کی کتاب	۱۴۴
۶۱-	"انسانی جواہرات کا خزینہ" سیرت النبیؐ پر بچوں کے لئے ساتویں کتاب	۶۴
۶۲-	"حضرت محمد مصطفیٰ کا بچپن" سیرت النبی پر بچوں کے لئے آٹھویں کتاب	۳۳
۶۳-	"مشاغلِ تجارت و حضرت خدیجہؓ سے شادی" سیرت النبیؐ پر بچوں کے لئے نویں کتاب	۲۸
۶۴-	"جنت کا دروازہ والدین کی خدمت اور اطاعت، پاکیزہ تعلیم اور دلکش نمونے	۱۴۴
۶۵-	"سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آغازِ رسالت"	۳۴

دُعائے احمد

اَے خُداوندم بنامِ مصطفےٰ — کِش شُدی دَر ہر مقامے ناصرے
اے میرے خدا۔ مصطفےٰ کے نام پر — جس کا تو ہر جگہ مددگار رہا ہے

دستِ من گیر ازرہِ لُطف وکَرم — دَر مُہمّم باش یارو یاورے
اپنے لطف وکرم سے میرا ہاتھ پکڑ — اور میرے کاموں میں میرا دوست اور مددگار بن جا

تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ مَن
میں تیری قوّت پر بھروسہ رکھتا ہوں

ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے
اگرچہ میں خاک کیطرح ہوں بلکہ اس سے بھی کمتر

(دیباچہ "براہینِ احمدیہ" حصہ اوّل مطبوعہ ۱۸۸۰ء)